Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.alislam.org/badr

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا
60 ڈالر امریکن 65
کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

3 رمضان 1432 ہجری قمری۔ 4 ظہور 1390 ہش۔ 4 اگست 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہؒ انتقال فرما گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

آپ ایک مقدس ہستی تھیں۔ آپ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیٹی اور حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بہن تھیں۔

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دُکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مصلح موعودؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مورخہ 29 جولائی 2011ء کو شام سوا سات بجے ہندوستانی وقت کے مطابق اپنی رہائش گاہ ربوہ میں بعمر تقریباً 100 سال انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے آپ نے اب تک سب سے لمبی عمر پائی ہے۔

آپ چند سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے کمزوری کی طرف مائل تھیں۔ تاہم گزشتہ چھ ماہ سے آہستہ آہستہ کمزوری بڑھ رہی تھی اور کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھیں۔

آپ جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر قادیان تشریف لائیں، 2 ہفتے تک یہاں قیام فرمایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خلافت کے بعد پہلی اور آخری مرتبہ ملاقات کی اور اپنے جلیل القدر صاحبزادے کو خلیفۃ المسیح کی مسند پر بیٹھے دیکھا اور دید کی پیاس بجھائی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 25 مئی 1933ء کو وصیت کی تھی جبکہ آپ کی عمر 22 سال تھی۔

آپ حضرت مصلح موعودؓ کی مبارک اولاد میں دوسرے نمبر پر اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ آپ سے بڑے تھے۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہؒ ستمبر 1911ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاں حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہؓ اُمّ ناصر کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت بہت ہی دینی اور روحانی ماحول میں ہوئی۔ دینیات کلاس اٹینڈ کی، اور 1929ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی کا امتحان پاس کیا جس کا اعلان الفضل 19 جولائی 1929ء میں شائع ہوا۔ آپ نے 1931ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ (انوار العلوم جلد 13 صفحہ 184) اور پھر ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔

مورخہ 2 جولائی 1934ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ پڑھا اور آپ کا رخصتانہ 26/اگست 1934ء کو ہوا۔

آپ کے خطبہ نکاح کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے اور اس کے تقاضوں کو نباہنے پر زور دیا اور فرمایا۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وادی غیر ذی زرع میں رہتی ہیں اور اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرے۔“ (خطبات محمود جلد 3 صفحہ 349)

چنانچہ اللہ کے فضل سے اس مقدس جوڑے نے بعینہ اسی طرح زندگی گزاری اور ساری عمر خدمت دین و انسانیت میں منہمک رہے۔ آپ لمبا عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ خدمات بجا لاتی رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ ربوہ کی تربیت بہت فعال رہ کر کی۔ آپ عبادت گزار، مہمان نواز، سلیقہ مند اور خدمت خلق کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق اور محبت تھی۔ آپ نے بچپن سے ہی دینی ماحول اور خلافت کے حصار میں تربیت حاصل کی اور پرورش پائی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہؒ کے خاوند حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ولادت 13 مارچ 1911ء کو قادیان میں ہوئی اور وفات 10 دسمبر 1997ء کو ہوئی۔ اپنے خاوند کی وفات کے بعد کا عرصہ بہت صبر اور حوصلے کے ساتھ گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں، دیگر اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب

☆ محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

☆ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے آپ حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ اُمّ ناصر کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت اُمّ ناصر کی دیگر اولاد کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ 1۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ 2۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ 3۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب 4۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب 5۔ محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ 6۔ محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب 7۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب 8۔ محترم صاحبزادہ مرزا اظہر صاحب 9۔ محترم مرزا رفیق احمد صاحب

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اپنی معفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

ادارہ ہفت روزہ بدر قادیان اس دکھ اور درد کے لمحات میں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضور انور کے بھائی اور بہنوں، جملہ افراد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام افراد جماعت سے تہہ دل سے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ دنیا بھر میں 839 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔
دوران سال 61 ممالک سے 539 مختلف کتب پمفلٹ دنیا کی 38 زبانوں میں 7600844 کی تعداد میں شائع ہوئیں۔

امسال جماعت کو 419 مساجد ملیں، 121 نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جبکہ 289 بنی بنائی مساجد ملیں
اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 4,80,000 سے زائد سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔
124 ممالک کی 352 قومیں احمدیت میں داخل ہوئیں

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ لندن مورخہ 23 جولائی 2011

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج کے دن اس وقت اللہ تعالیٰ کے جو جماعت احمدیہ پر دوران سال فضل و احسان کی بارش ہوئی ہے اس کا مختصر تذکرہ ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے 1984 کے بعد ستائس سالوں میں جبکہ مخالفین نے پورا زور لگایا خصوصاً پاکستان اور انڈونیشیا میں ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک روا رکھا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہر آن پورا ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں یعنی 1984 سے اب تک ستائیس سال میں جماعت 109 ممالک میں قائم ہوچکی ہے۔ اس سال چلی اور بارباڈوز دو نئے ممالک شامل ہوئے ہیں۔

چلی لاطینی امریکہ کا خوشحال ملک ہے۔ چلی میں 1998 میں اسپین سے ڈاکٹر عطا محمد صاحب گئے تھے۔ اب 2011 میں گوئٹے مالا سے مکرم عبدالستار صاحب مبلغ سلسلہ وہاں گئے اور پرانے زیر تبلیغ لوگوں سے رابطہ کیا۔ چلی کی دو یونیورسٹیوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھی گئی۔ ایک مقامی عورت مسز نورا نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ پھر انہی خاتون کے ذریعہ سے ایک اور فیملی نے احمدیت قبول کی۔ اللہ کے فضل سے اب وہاں سات افراد ہیں۔ بارباڈوز میں بھی اس سال احمدیت قائم ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا دوران سال اللہ کے فضل سے پچاس ممالک میں وفد بھجوا کر پرانے لوگوں سے رابطے قائم کئے گئے جماعتی نظام قائم کیا گیا۔ دنیا بھر میں پاکستان کو چھوڑ کر دیگر ممالک میں 839 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ 1108 نئے مقامات میں احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئے مقامات میں جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کے ایک مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ انڈونیشیا کے دردناک شہادت کے واقعہ کی ویڈیو ٹیپ اہل حدیث علما کے ایک وفد کو دکھائی گئی۔ ایک اہل حدیث عالم اس ٹیپ کو دیکھ کر بار بار کہہ رہے تھے نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ کیا یہ ظالم لوگ مسلمان ہیں۔ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں گیمبیا کے 60 افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہم کافی دیر سے حق کی تلاش میں تھے۔ اب ہم نے جلسہ میں جا کر آپسی بھائی چارہ، اسلام کا اتحاد اور محبت دیکھی ہے۔ اللہ کے فضل سے اب یہاں جماعت قائم ہوچکی ہے۔

حضور انور نے دوران سال نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو تیار شدہ ملنے والی مساجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال جماعت کو 419 مساجد ملیں۔ 121 نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جبکہ 289 بنی بنائی مساجد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی۔ کئی ممالک میں جماعت کو پہلی مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ جمیکا میں آٹھ جولائی کو 'مسجد المہدی' کا افتتاح کیا گیا۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی کئی ایمان افروز واقعات ہیں۔ امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں ہمارے احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ مگر امامت ہمارے پاس ہی رہی ہے۔ مئی میں کچھ شرپسند لوگ آئے اور میٹنگ کر کے لوگوں کو ورغلایا کہ احمدی اس مسجد سے چلے جائیں۔ غیر احمدیوں نے احمدیوں کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کی طرف راغب کیا۔ مگر احمدیوں نے استقلال دکھایا اور کہا کہ ہم امام مہدی کے منکرین کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اب وہاں اللہ کے فضل سے جماعت کی اپنی مسجد ہے۔ بھارت میں رائنا پالم میں شدید مخالفت کی وجہ سے احمدیوں کو مسجد سے دست بردار ہونا پڑا۔ ایسی حالت میں ایک مخلص احمدی نے ایک جگہ تحفۃً مسجد کیلئے دی۔ اب یہاں پر اللہ کے فضل سے نماز پڑھی جارہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے دوران سال 121 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور یہ تعداد 102 ممالک میں 2325 ہوچکی ہے۔ ہیتی میں جماعت کا پہلا تبلیغی مرکز قائم ہوا ہے۔ دوران سال 61 ممالک سے 539 مختلف کتب پمفلٹ دنیا کی 38 زبانوں میں 7600844 کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کئی کتب ازسرنو شائع ہوئیں۔ تفسیر کبیر کی دس جلدیں بزبان عربی، ایک غلطی کا ازالہ بزبان تمل، شہادت القرآن ہندی وغیرہ میں شائع ہوئیں۔

تفسیر کبیر عربی کے بارے میں لوگوں کے بہت سارے تاثرات ہیں ایک امام کہتے ہیں میں نے بہت سی تفاسیر کو دیکھا مگر اس جیسی کوئی تفسیر نہیں ملتی۔

وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق اس سال قرآن مجید کے نئے تراجم میں اضافہ تو نہیں ہوا البتہ گھانا کی زبان میں تراجم کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی کوشش جاری ہے۔

بھارت میں ہندی اور پنجابی تراجم قرآن شائع ہوئے دوران سال قرآن کریم کا ترکی زبان میں ترجمہ ازسرنو شائع کیا گیا۔ اسی طرح تحریک جدید ایک الٰہی تحریک کتاب جو خلفائے احمدیت کے ارشادات اور خطابات پر مشتمل ہے اس کی پانچویں جلد شائع کرنے کی توفیق ملی۔ ریویو آف ریلیجنز کے گزشتہ سال 1244 خریدار تھے جبکہ اس جلسہ تک ان کی تعداد 8000 ہوچکی ہے۔ اس سال لیف لیٹ کی تقسیم کے ذریعہ لاکھوں افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ جس کا اخبارات نے بھی خصوصاً چرچا کیا۔ دوران سال 2059 قرآن مجید کی نمائشیں لگائی گئیں اور 5096 بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ 7 جولائی 2011 کو ٹوکیو کے انٹرنیشنل بک فیئر میں سعودی عرب کے سفیر نے احمدیہ بک اسٹال کا وزٹ کیا۔ اتفاق سے اس وقت اسٹال پر رسالہ التقویٰ کا پرانا شمارہ موجود تھا اور اس میں مسجد فضل لندن کے افتتاح کے موقع پر شاہ فیصل کی آمد اور اس کی تصویر نمایاں تھی۔ سفیر مذکور نے خصوصاً اس رسالہ کو بغور پڑھا۔ رقیم احمدیہ پرنٹنگ پریس انگلستان کے زیر نگرانی افریقہ کے آٹھ ممالک میں پریس کا کام بخیر و خوبی چل رہا ہے۔ گھانا میں احمدیہ پریس سے قومی اخبارات شائع ہورہے ہیں۔ عربی، بنگلہ، چینی، ترکی، رشین ڈیسک الحمدللہ اپنے کام بخیر و خوبی کررہے ہیں۔ ایم ٹی اے العربیہ کے پروگراموں کے نتیجہ میں عرب دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام زور و شور سے جاری ہے۔ بھارت میں بھی اللہ کے فضل سے کاموں میں ترقی ہے۔ احمدیہ مرکزی لائبریری میں 70 ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ مخزن تصاویر کے تحت نمائش لگائی گئی۔ شعبہ تاریخ احمدیت بھارت کا اجرا ہوا۔ فضل عمر پریس نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے معیاری کتب شائع کی ہیں۔ ایم ٹی اے کے مسلسل پروگراموں کے علاوہ 1413 پروگرام دیگر چینلوں میں نشر ہوئے جن کا مجموعی وقت 1800 گھنٹے کے قریب ہے اور ان کے ذریعہ دس کروڑ سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ افریقہ کے کئی ممالک میں جماعت احمدیہ کا ریڈیو اسٹیشن جاری ہے۔ جماعت کی طرف سے الحمدللہ 70 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جاچکے ہیں۔ تحریک وقف نو میں اس سال 3176 واقفین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح کل تعداد شاملین تحریک وقف نو 44396 ہے۔ جن میں لڑکوں کی تعداد 27756 اور لڑکیوں کی تعداد 16640 ہے۔ مخزن تصاویر میں بھی اچھا کام چل رہا ہے۔ احمدیہ انجینئرنگ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹ کے تحت کئی جگہ بہترین کام چل رہا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت مختلف ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کی جارہی ہے۔ خصوصاً جاپان کے زلزلہ کے موقعہ پر اس نے خاص خدمات ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین سے رابطہ میں گھانا سرفہرست ہے۔ نائجیریا دوسرے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 480000 سے زائد افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ 124 ممالک کی 352 قومیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔ ہندوستان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2000 سے زائد بیعتیں ہوئیں۔

آسام کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ خاشا زبان جاننے والے ایک آدمی نے جماعت کے حق میں خاشا زبان میں کئی مضامین شائع کئے۔ اللہ کے فضل سے اب بیعت کی توفیق ملی ہے۔ خطاب کے آخر میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کے بے پناہ فضلوں کے نزول پر شکر ادا کرتے ہوئے اور مخالفین کو ان کی نامرادی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوئی ہے یہ سلسلہ کبھی ضائع نہیں ہوگا اگر یہ تمام کاروبار خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کب کا تباہ ہوگیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان مولویوں پر رحم فرمائے اور عوام الناس ان مولویوں کے پیچھے چل کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ ☆☆☆

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی ہونے کی وجہ سے اور آپؐ کی کامل پیروی اور عشق کی وجہ سے نبوت کا مقام عطا فرمایا۔ پھر اپنی تائیدات سے نواز کر آپ کے حق میں نشان دکھا کر ایک دنیا کی توجہ آپ کی طرف پھیری اور یہ سلسلہ جو آپ کے دعویٰ سے شروع ہوا، آج تک چل رہا ہے۔

اس فیض سے وہی فائدہ اٹھا رہا ہے جو آپ کے بعد اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ آپ کی خلافت سے منسلک ہے۔

آج بھی اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو آپؑ کی صداقت کے بارے میں رہنمائی فرماتا ہے، فرما رہا ہے اور اس رہنمائی کی وجہ سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپ کے بعد آپ کی خلافت بھی برحق ہے، ان لوگوں کو رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے آپ کے ساتھ آپ کے خلفاء کو بھی دکھا دیتا ہے جس سے اُن کا ایمان اور تازہ ہوتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک، مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کے رؤیائے صادقہ کے ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3؍جون 2011ء بمطابق 3؍احسان 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ غلامِ صادق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے دنیا میں بھیجا۔ آپؑ کا جو کچھ بھی ہے وہ آپ کا نہیں بلکہ آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور جو کچھ بھی آپ نے فیض پایا آپؐ کی غلامی سے پایا۔ آپؑ ایک جگہ ''رسالہ الوصیت'' میں فرماتے ہیں کہ:

''نبوتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اُس میں فیض ہے۔ اس نبوّت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 311)

پس آپ نے یہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پیروی کی وجہ سے اُس مقام تک پہنچایا جو نبوت کا مقام ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ صرف کامل پیروی بھی کافی نہیں ہے یا کامل پیروی کی وجہ سے انسان نبی نہیں بن جاتا کیونکہ اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ ہاں اُمّتی اور نبی دونوں لفظ جب جمع ہوتے ہیں، دونوں کا اجتماع جو ہے، اس پر وہ صادق آ سکتی ہے، کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں بلکہ نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہونے کی وجہ سے اور آپ کی کامل پیروی اور عشق کی وجہ سے نبوت کا مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یعنی نبوت کا مقام اُمّتی ہونے کی وجہ سے ملا اور اس عشق کی وجہ سے ملا۔ اُمتی ہونا ایک لازمی شرط ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات سے نواز کر آپ کے حق میں نشان دکھا کر ایک دنیا کی توجہ آپ کی طرف پھیری اور یہ سلسلہ جو آپ کے دعویٰ سے شروع ہوا آج تک چل رہا ہے اور نیک طبع اس جاری فیض سے فیض پا رہے ہیں اور آپ کی بنائی ہوئی جماعت میں، آپ کی بنائی ہوئی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ لیکن یہاں بھی اپنے آقا کی پیروی میں جو فیض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا، اُس سے وہی فائدہ اُٹھا رہا ہے جو آپ کے بعد اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ آپ کی خلافت سے منسلک ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو آپ کی صداقت کے بارے میں رہنمائی فرماتا ہے، فرما رہا ہے اور اس رہنمائی کی وجہ سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپ کے بعد آپ کی خلافت بھی برحق ہے، ان لوگوں کو رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے آپ کے ساتھ آپ کے خلفاء کو بھی دکھا دیتا ہے جس سے اُن کا ایمان اور تازہ ہوتا ہے۔

اس وقت میں چند واقعات پیش کروں گا جو اُن لوگوں کے ہیں جو رؤیا کے ذریعے سے جماعت میں شامل ہوئے، دنیا کے مختلف کونوں کے لوگ، دنیا کے مختلف ملکوں کے لوگ، مختلف رنگ کے لوگ، مختلف نسل کے لوگ۔

گیمبیا کے ایک صاحب ہیں، وہاں کے Wellingara گاؤں کے ہیں، Modou Nijie صاحب۔ اُن کا جماعت سے رابطہ 2003ء کے آخر پر ہمارے داعیانِ الی اللہ کے ذریعے سے ہوا۔ اُس وقت وہ تیجانیہ (Tijaniyya) فرقہ (یہ تیجانیہ فرقہ افریقہ میں بڑا عام ہے) سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ لیکن اُنہیں دین کا کوئی شعور نہیں تھا۔ بس جس طرح عام مسلمانوں میں طریق ہے مُلّا کے غلام تھے، جو اُس نے کہہ دیا کر دیا، اسلام کا کچھ پتہ نہیں۔ نشے کے بھی عادی تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے کچھ عرصہ پہلے وہ کہتے ہیں میں نے خواب دیکھی کہ ایک جنگل میں جھاڑیوں کی صفائی کر رہا ہوں اور خواب میں ہی شدید محنت و مشقت کے بعد بالآخر وہ جگہ صاف کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب وہ ایک صاف ستھری سفید اور چمکدار جگہ میں تھے۔ پھر انہوں نے خواب میں خدا کے ایک بزرگ برگزیدہ شخص کو دیکھا جو اپنے صحابہ کے ساتھ تھے۔ دیکھا کہ یہ بزرگ اُنہیں اپنی طرف بلا رہے ہیں کہ اگر اپنی اصلاح مقصود ہے تو میری طرف آؤ۔ تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ خواب، اس طرح کی، اس سے ملتی جلتی، تقریباً یہی مضمون احمدیت قبول کرنے سے قبل تین دفعہ دیکھی اور پھر انشراحِ صدر کے ساتھ احمدیت میں شامل ہو گئے۔ بیعت کرنے کے بعد اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائی گئیں تو اِن تصاویر میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھتے ہی وہ بول اُٹھے کہ یہی وہ خدا کے برگزیدہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں اپنی طرف بلا رہے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اِن میں ایک انقلاب پیدا ہوا، ایک تبدیلی آئی۔ پنجوقتہ نماز باجماعت کے عادی ہو گئے، انہوں نے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھا، دیگر تحریکات میں حصہ لینا شروع کیا اور پھر بڑی عمر کے ہونے کے باوجود قرآنِ کریم مکمل کرنے کے بعد بڑے شوق سے اپنی آمین بھی کروائی۔ اس کے بعد اپنے بچوں اور دیگر احمدی بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانا شروع کیا۔ (اس بڑی عمر میں سیکھا بھی اور پھر آگے اس کو عام بھی کیا)۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ صاحب اب موصی ہیں، تہجد کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والے ہیں۔ ان کے رشتہ داروں نے بھی اس تبدیلی کو محسوس کیا۔ ان کے عزیز کہتے ہیں کہ جب ہم اِن کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین نہیں آتا کہ یہ وہی شخص ہے جس میں یہ انقلاب برپا ہوا۔

پھر گیمبیا کے ہی ایک استاد ہیں استاد عیسیٰ جوف صاحب۔ امیر صاحب نے ان کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بہت چھوٹی عمر میں جب مَیں کیتھولک فرنچ سکول میں پڑھتا تھا اُس وقت میری عمر دس سال تھی

جب میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک پرانے گھر میں جس میں روشنی بھی کافی مدھم ہے اُس میں سو رہا ہوں۔ جب میں نے چھت کی طرف دیکھا تو چھت نہیں تھی۔ آسمان پر مجھے ایک شخص نظر آیا جس نے سرخ رنگ کی چادر اور سنہری پگڑی زیبِ تن کی ہوئی تھی۔ وہ شخص مجسم نور تھا اور اُس کے ارد گرد روشنی کا ایک ہالہ تھا۔ وہ آسمان سے میری طرف آ رہا تھا۔ وہ شخص درود شریف پڑھ رہا تھا جیسے ہم احمدی پڑھتے ہیں، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ کہتے ہیں جب میں سولہ سترہ سال کا ہوا اُس وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جھاڑیوں سے گزرتا ہوا ایک متروک اور پرانے مکان تک آیا لیکن اس مرتبہ مکان کی مرمت اور تزئین و آرائش ہو چکی تھی۔ اُس کی دیواریں سفید اور دروازے اور کھڑکیاں سبز رنگ کی تھیں۔ مجھے خواب میں ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ اب یہ جگہ متروک نہیں رہی بلکہ اُسے عزت و حرمت دی گئی ہے۔ جب میں نے مالک مکان کے آنے سے قبل ہی مکان سے نکلنا چاہا اُس موقع پر ایک بزرگ شخص باہر آیا اور مجھے آواز دی۔ میں خوفزدہ ہو گیا اور انکار کر دیا۔ اس بزرگ نے دوبارہ آواز دی۔ مَیں نے کہا میں اس وقت نہیں آؤں گا جب تک مجھے نہیں بتاتے کہ تم کون ہو؟ اُس بزرگ نے جواب دیا میں آخری ایام میں آؤں گا سو میں آیا ہوں تم خوف نہ کرو۔ اس پر مجھے کچھ حوصلہ ہوا اور میں اس بزرگ کے ساتھ ایک دفتر میں گیا جس میں کچھ لیبارٹری کی طرح کے آلات پڑے ہوئے تھے۔ اس بزرگ نے کہا یہ میری لیبارٹری ہے اور میں کیمیا دان ہوں۔ مجھے اس بزرگ سے محبت اور ہمدردی پیدا ہو گئی۔ میں نے اس بزرگ سے کہا کہ آپ مکان میں افسردہ تنہا زندگی گزار رہے ہوں گے۔ اُس بزرگ نے جواب دیا ہماری تحریک ہر جگہ تنہا لوگوں کے لئے کام کر رہی ہے۔ ہم ان تمام پیاروں اور تنہا لوگوں کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میں اِن بزرگ سے الگ ہو گیا اور کہتے ہیں جب میری آنکھ کھلی ہے تو اُس بزرگ کی محبت سے میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اس بزرگ کی انسانیت کے لئے خدمات کے باوجود تنہا زندگی پر افسردہ تھا۔ دس سال بعد جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو یہ بعینہٖ وہی بزرگ تھے جو مجھے دونوں خوابوں میں نظر آئے تھے۔ پہلی خواب میں آسمان سے نازل ہوئے اور دوسری خواب میں بزرگ کی صورت میں۔ اب دیکھیں بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔

پھر تنزانیہ کے ایک شخص محمد علی صاحب ہیں، انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک سفید رنگ کے بزرگ نے انہیں نماز پڑھائی اور اُن کے پیچھے نماز پڑھ کر روحانی تسکین ملی۔ اُن کے چند دن بعد وہ موروگورو ہماری مسجد میں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر کہنے لگے کہ یہی وہ بزرگ تھے جنہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھائی تھی۔ چنانچہ اُسی وقت بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد اُن کو بڑی سختیاں جھیلنی پڑیں۔ اور اُن کے والد نے اُن کو جائداد سے محروم کر دیا چھوٹا سا زمیندارہ تھا اُس سے نکال دیا۔ یہ سختیاں صرف پاکستان میں یا اور بعض جگہوں پر نہیں ہیں، بعض دفعہ افریقہ میں بھی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔ بہر حال یہ دوسرے علاقے میں آ گئے۔ باپ نے جو زمین چھینی تھی یا اُس سے جو مل سکتی تھی وہ تو ایک ایکڑ زمین تھی اللہ تعالیٰ نے اُس کے بدلے میں اُن کو چھ ایکڑ زمین عطا فرمائی اور اخلاص و وفا میں بڑی ترقی کرنے والے ہو گئے اور تبلیغ میں بڑے آگے بڑھنے والے ہیں۔ اب تک ان کی تبلیغ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اُس ماحول میں چھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

یہ ایک واقعہ 2003ء کا برکینا فاسو کا ہے، ایک گاؤں تولتامہ کے نوجوان کابورے موسیٰ صاحب نے اپنی قبولِ احمدیت کے وقت (ہمارے اُس وقت کے مبلغ کو) یہ خواب سنائی کہ اُن کے والد صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اُنہیں بُلا کر تاکید کی کہ اگر تم امام مہدی کی خبر سنو تو ٹال مٹول سے کام نہ لینا، سنجیدگی سے تحقیق کر کے قبول کر لینا۔ اس نصیحت کے بعد جلد ہی والد صاحب وفات پا گئے۔ میں نے بہت سوچ بچار شروع کر دی اور کثرت سے نوافل ادا کر کے دعا کی کہ خدا مجھے سچائی دکھا دے۔ ایک روز میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں شہر کی طرف گیا ہوں تو دیکھا کہ سب لوگ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں، خون بہ رہے ہیں۔ میں نے ایک آدمی سے پوچھا کیوں لڑ رہے ہو؟ وہ میری طرف مُڑا اور دوسروں کو آواز دے کر کہنے لگا کہ دیکھو اس کو کسی نے نہیں مارا، اِسے بھی مارو۔ مجمع میری طرف بڑھا۔ قریب تھا کہ وہ مجھے پکڑ کر مارتے کہ ایک بزرگ شخص نے مجھے بچے کی طرح اُٹھا لیا اور مجمع سے اُٹھا کر خطرہ سے دور لے گئے اور ایسی کھلی کشادہ سڑک پر مجھے رکھ دیا جو دور تک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ میں سڑک پر چلنے لگا۔ کچھ دور ایک مسجد نظر آئی اور میں اس میں داخل ہو گیا۔ اندر دیگر نمازیوں کے علاوہ عربی تبلیغ کر رہے تھے۔ اس رؤیا کے بعد جب وہ وہاں بوبوجلاسو کے ہمارے مشن ہاؤس آئے، وہاں سفید مسجد بھی دیکھی اور نمازیوں کو بھی دیکھا۔ دو پاکستانی بھی دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جب تصویر اُنہیں دکھائی گئی تو نہایت جوش سے کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خطرہ کے وقت مجمع سے بچا کر لے گئے تھے۔ چونکہ یہ وہاں کے امام تھے اِن کے بیعت کرنے کی وجہ سے گاؤں میں کافی تعداد میں افراد نے احمدیت قبول کی۔

پھر سینیگال کے علاقہ کاسامانس میں ایک پیر صاحب نے بیعت کی ہے۔ اُن کے ماننے والے 132 مقامات پر ہیں۔ اِن پیر صاحب کی قبولیتِ احمدیت ایک خواب کی بنا پر ہے۔ اُنہوں نے جامعہ مسجد میں قرآنِ پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی اور بتایا کہ میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا ہے اور اس خواب کو دیکھے کافی سال ہو گئے ہیں لیکن میں اس خواب کے مصداق حضرت امام مہدی علیہ السلام کا متلاشی تھا جواب مجھے خدا کے فضل سے مل گئے۔ وہ خواب اس طرح سے ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ زمین پر گرا پڑا ہے۔ سارے اولیاء اور بزرگ مل کر اُس کلمہ کو اوپر بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر نہیں کر سکے۔ اتنے میں ایک بزرگ تشریف لائے جن کے بارے میں بتایا گیا کہ اِن کا نام محمد المہدی ہے۔ انہوں نے آ کر اکیلے ہی اس کلمے کو بلند کر دیا۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جب وہ اُن کے علاقہ میں دورے پر گئے تو اُن کے گھر بھی گئے۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک بینر لگایا ہوا ہے جس پر لکھا تھا: اَیُّھَا سُکَّانُ البلد اِسْمَعُوْا جَآءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح اِسْمَعُوْا حَضْرَۃَ الْمیْرزا غلام احمد القادیانی علیہ السلام ھُوَ الْمَسِیْح اَلْمَھْدِی۔ تو اللہ تعالیٰ دور دراز علاقوں میں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت لوگوں پر ظاہر کر رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جن کے ذریعے سے اس وقت کلمہ کی حقیقت دنیا پر واضح ہو رہی ہے۔ نہیں تو آج کل کے علماء جو ہیں اُنہوں نے تو اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔

پھر الجزائر کے ایک دوست عبداللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ''خطبہ الہامیہ'' اور ''الہدیٰ'' مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ایک کپڑے کو سر پر پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس کا چہرہ انتہائی پُرنور تھا اور اُس نے اپنے سر پر اس طرح سے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔ وہ تصویر کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اور پھر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

پھر فِن لینڈ کے ایک عرب تھے۔ کہتے ہیں تین سال قبل میرے والد بزرگوار فوت ہوئے۔ اُن کی وفات سے چند ماہ بعد میں نے درج ذیل خواب دیکھا کہ میرے والد قبر میں سوئے پڑے ہیں۔ یہ قبر اُٹھتی ہے اور اُس کے اندر سے ایک اور بزرگ نہایت باوقار، پُرنور جبہ پہنے ہوئے نکلتے ہیں۔ اُن کی ریشِ مبارک سیاہ ہے۔ چہرہ نہایت منور اور خیر و برکت کا عکاس ہے۔ اُن کے سینے پر نام بھی لکھا تھا جو میں صحیح طرح یاد نہ رکھ سکا۔ یہ بزرگ قبر سے نکلتے ہیں اور میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر مجھے قبر کی دوسری جانب لے جا رہے ہیں۔ مَیں اُن کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہوں اور والد کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہتے ہیں خواب کے چھ ماہ بعد میں ڈِش کا چینل ڈھونڈ رہا تھا کہ اچانک ایم۔ ٹی۔ اے۔ آ گیا اور اُس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حلمی صاحب تھے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک بزرگ کی تصویر نکال کر اپنے پروگرام میں دکھائی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی۔ تو کہتے ہیں جب تصویر میں نے دیکھی تو میں پہچان گیا کہ جس بزرگ کو میں نے خواب میں دیکھا تھا یہ وہی تھے۔

سینیگال کے ایک احمدی ہیں، انہوں نے خواب میں آسمان پر دو بزرگوں کی تصویر دیکھی لیکن یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کونسی ہے؟ اُن کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ ایک تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی۔ پھر ایک تصویر غائب ہو جاتی ہے اور دوسری بالکل قریب آ جاتی ہے۔ یہ قریب آنے والی شکل کہتی ہے کہ امام مہدی مَیں ہوں۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد عمر باہ صاحب (یہ سینیگال کے تھے)، اِن کو یقین ہو گیا کہ امام مہدی آ گئے ہیں۔ چنانچہ مبلغ لکھتے ہیں وہاں جب ہمارا وفد تبلیغ کے دوران اِن کے پاس پہنچا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اُنہیں دکھائی تو انہوں نے کہا کہ بالکل یہی تصویر تھی جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ اُس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

شام کے ایک دوست ہیں، جب اِن کا احمدیت سے تعارف ہوا تو تحقیق شروع کی۔ ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کی تمام عربی کتب پڑھ لیں اور بہت فائدہ اُٹھایا۔ آپؑ کے کلام نے مجھ پر جادو کا سا اثر کیا۔ اس کے بعد میں نے استخارہ کیا تو ایک دفعہ یہ آیت سنائی دی۔ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِنَا اٰتَیْنَاہُ رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ جبکہ دوسری طرف مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوئی۔ یہ آیت جو ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہے اور اپنی جناب سے خاص علم عطا کیا ہے۔'' اس کے بعد کہتے ہیں دوسری دفعہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو میرے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس زمانے کے فتنوں سے بچنے کے لئے صرف مرزا غلام احمد ہی سفینہ نجات ہیں۔ کہتے ہیں پھر میں نے اپنی بیوی سے استخارہ کرنے کو کہا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اُسے کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد اس زمانے کے مجدد ہیں۔ لیکن اس واضح خواب کے باوجود اُنہیں اطمینان نہیں ہوا اور بیعت نہیں کی۔ تو کہتے ہیں مَیں دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قائل ہو گیا تھا لیکن اعلان اس لئے نہیں کیا تا کہ اپنے حلقہ احباب کو خود سوچنے کا موقع دوں۔ تا وہ میرے پیچھے بلا سوچے سمجھے نہ چل پڑیں۔ دوسرے یہ کہ میں چاہتا تھا کہ جماعت کے مخالفین کی کچھ کتب پڑھ لوں۔ بالآخر جولائی 2009ء میں انہوں نے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شِنالا (Shinala) کے بے ما (Bema) صاحب نے لوگوں کے سامنے ایک عجیب واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا۔ ذرا بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویذ گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ اِن کو کمر سے باندھ لو، یہی تمہاری بیماری کا علاج ہیں۔ اُنہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے

یہ کیا پہنا ہوا ہے اُسے اتار ڈالو۔تو میرے دل میں بہت زور سے احساس پیدا ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ میں نے کمر سے باندھے تعویذ گنڈے اُتار ڈالے۔اُسی روز خدا تعالیٰ نے مجھے شفا سے نواز دیا۔اُس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں تو اُسی روز سے امام مہدی کو قبول کر کے اُن کی تلاش میں تھا۔آپ لوگ آئے اور امام مہدی کی باتیں کی ہیں تو میں سمجھا ہوں کہ امام مہدی مل گئے ہیں۔

پھر اُن کو ہمارے مبلغ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے اور تعویذ گنڈے سے منع کیا تھا۔تو یہ سب خرافات جو ہیں آجکل کے مولویوں نے، پیروں فقیروں نے کمائی کے لئے شروع کی ہوئی ہیں۔ اِن خرافات کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں، تبھی تو آپ کا نام مہدی بھی رکھا گیا۔

پھر ابوظہبی سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں اُن کے مطالعے سے نیز ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام الحوار المباشر کے باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوری منفی ردّعمل ظاہر کیا۔لیکن جب قرآنی آیات واحادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہونے لگا۔اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے۔یا تو میں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجّال کا انتظار، جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں جیسے احیائے موتیٰ وغیرہ۔اور پھر جن بھوتوں کے قصے اور قرآنِ کریم میں ناسخ و منسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں۔یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے اسلام کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور اسلام کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع بھی فرمایا ہے۔ بہر حال کہتے ہیں مَیں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ میری رہنمائی فرمائے اور حق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔اس کے بعد مَیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔میں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔جب میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ایک مفتری کے سینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ پھر ایک عجمی کا اتنا قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔اس طرح پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔

شام سے ایک دوست مصطفیٰ حریری صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں ایک سادہ انسان ہوں، پڑھ لکھ نہیں سکتا اور نہ ہی میرے پاس کوئی وسائل ہیں۔گزشتہ چار ماہ میں مَیں نے بہت سی خوابیں دیکھی ہیں کہ میری روح قبض کی جا رہی ہے۔آخری خواب میں میں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طرطوس شہر میں تشریف لائے ہیں اور ہمارے گھر کے ہی ایک کمرے میں تشریف فرما ہیں جس کا اصل میں ایک ہی دروازہ ہے لیکن مجھے خواب میں اُس کے دو دروازے نظر آئے۔ایک مغرب کی طرف اور دوسرا قبلے کی طرف۔ میرے والد صاحب اس دروازے پر کھڑے تھے۔انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرو۔ میں نے سلام عرض کیا۔جب میں نے مصافحہ کیا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا میرے دل میں داخل ہوا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوا۔میں نے نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں موجود ہیں۔احمدیت قبول کرنے کے بارہ میں میں نے استخارہ کے بعد جس میں مَیں نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا! میں ایک سادہ اَن پڑھ انسان ہوں، مجھے حق دکھا تو خدا تعالیٰ نے میرے عمل مجھے دکھائے جو اچھے نہیں تھے کیونکہ میں نماز کا بھی پابند نہ تھا۔اس کے بعد مَیں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ قبرستان میں دیکھا۔حضرت امام مہدی علیہ السلام میری روح قبض کرنے آئے ہیں اور انہوں نے میری گردن پر ٹھوکر ماری ہے جس سے میری گردن پر ایک مُہر کا نشان پڑ گیا ہے۔اُس کے بعد میں وہاں سے چل پڑا حتی کہ میں نے ایک نوجوان کو دیکھا اور میں نے اُسے تعجب سے کہا کہ میری گردن پر امام مہدی کی مہر لگی ہوئی ہے۔تو اُس نے کہا یہ نشان میری گردن پر بھی ہے اور یہ بیعت کی مہر ہے۔

الجزائر کے عرقوب بن عمر صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ایک دن ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ کا چینل دیکھ کر اور آپ کا عیسائیوں سے مقابلہ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کی جماعت حق پر ہے۔تب اپنے ربّ سے کہا کہ مَیں اس جماعت پر ایمان لاتا ہوں، مجھے ان کی تصدیق کے لئے کسی خواب وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت کے مطابق حضرت امام مہدی کو قبول کرتا ہوں۔تو اس طرح کے سعید فطرت بھی لوگ ہوتے ہیں کہ سچائی دیکھ کر پھر کسی اور دلیل کو یا کسی اور نشان کو نہیں مانگتے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ ناصر صلاح الدین عیسائیوں سے مقابلے میں ایک جماعت کی قیادت کر رہا ہے۔پھر اچانک آسمان پھٹ گیا اور میں نے آواز سنی کہ اپنا موبائل کھولو اس پر ایک نمبر آئے گا اور اس سال اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے گا اور تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ میں نے موبائل کھولا تو وہاں 2150 نمبر تھا۔ میں سمجھا کہ یہ بات 2150 سن میں پوری ہوگی۔اسی لمحے میری آنکھ لگ گئی اور میں نے گھڑی دیکھی تو وہ گھڑی میں (ڈیجیٹل گھڑی تھی) اس میں وقت آ رہا تھا 21:50 یعنی شام کے نو بج کے پچاس منٹ۔ کہتے ہیں سات ماہ قبل جب سے میں نے بیعت کی ہے روزے رکھ رہا ہوں اور ایک خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملاّؤں اور علماء پر غضبناک ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑے سخت لہجے میں فرماتے ہیں کہ یہ رسول ہے اور میرے بعد آنے والا نبی۔سو دیکھیں دُور دراز رہنے والا ایک شخص ہے۔ دعا کرتا ہے اور اس طرح بھی اللہ تعالیٰ آپ کی نبوت کے بارے میں اس پر واضح کر دیتا ہے۔

پھر الجزائر کے حدّاد عبدالقادر صاحب ہیں۔ کہتے ہیں 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ آؤ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے لے چلتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ ھٰذا رَسُوْلُ اللّٰہ کہ یہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر آپ مشرق کی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ یہ شخص اُسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو میں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت بیعت کر لی۔

پھر شمس الدین صدیق صاحب ہیں کردستان کے۔ کہتے ہیں میں نے پچیس سال قبل خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چاند کے اندر بیٹھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔اب ایم۔ٹی۔اے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے چاند سے اترنے کی تعبیر یہی ایم۔ٹی۔اے ہے۔اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

پھر عراق کے عبدالرحیم صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہئے۔اس پر مجھے انہوں نے خط لکھا تھا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں اسے قبول کریں۔

مصر کے ایک محمد احمد صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ بیعت سے پہلے میں اندھیروں میں بھٹک رہا تھا کیونکہ یہ نام نہاد علماء ایسے فتوے جاری کرتے ہیں جنہیں عقل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ باوجودیکہ یہ سب لوگ معترف ہیں کہ کوئی مصلح آنا چاہئے اور دعائیں بھی کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کی حالت ابتر ہی ہوتی جاتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح مَیں بھی مختلف وساوس اور شکوک میں گرفتار تھا کہ میں نماز کیوں پڑھتا ہوں۔ کیوں مسلمان ہوں؟ اس کائنات کا خالق ہے کہ نہیں؟ مسلمانوں کا اتحاد کیسے ہوگا؟ ان سب سوالوں کا کوئی شافی جواب مجھے کہیں نہیں ملتا تھا۔ میں نے مختلف چینل گھمانے شروع کئے کہ شاید عیسائیت میں کوئی تسلی ملے یا شیعوں کے پاس کوئی حل ہو تو اچانک ایم۔ٹی۔اے العربیہ مل گیا جہاں کچھ اجنبی لوگ نظر آئے جو مسلمانوں سے مشابہ تھے لیکن ان کی باتیں اجنبی تھیں، لیکن تھیں قرآنِ کریم کے مطابق۔ کہتے ہیں ان کا چینل اسلامی تھا لیکن ان کا اسلام میرے لئے اجنبی تھا اور کہنے والے کہتے تھے کہ ہمارا امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے اور وہی مسیح موعود ہے جو قاتلِ دجال ہے۔ وہی قرآن کے نور سے حکَم اور عدل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ذریعے مہدی کا لقب پانے والا ہے اور وحی منقطع نہیں ہوئی، وغیرہ وغیرہ۔ کہتے ہیں یہ ساری باتیں سن کر اور ان میں گہرے غور و فکر کے نتیجے میں چند دن تک میرا سر چکرانے لگا کہ مَیں کیا سُن رہا ہوں۔ پھر جب توازن بحال ہوا تو دل نے فتویٰ دیا کہ مزید پروگرام دیکھنے چاہئیں۔ لیکن ساتھ یہ خیال بھی آتا تھا کہ بہت سے علماء کہلانے والے ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس عرصے میں وہ تحقیق بھی کرتے رہے، علماء سے پوچھتے رہے۔ انہوں نے کہا یہ لوگ تو کافر ہیں۔ کہتے ہیں پھر مجھے خیال آیا کہ تکذیب تو سب نبیوں کی ہوئی ہے، اُنہیں جادوگر اور مجنون کہا گیا ہے، خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ اُمت فرقوں میں بٹ جائے گی، اسلام اجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور پھر دوبارہ اجنبی سا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

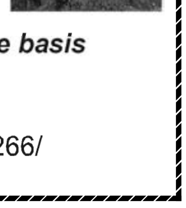

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ہو جائے گا۔ اور ایسے اجنبیوں کو مبارک ہو۔ پھر ایسی پیشگوئیاں بھی موجود ہیں کہ علماء بہت ہوں گے لیکن فقہاء کم ہوں گے۔ پھر حضور علیہ السلام نے مشکلات کے باوجود امام مہدی کی اتّباع پر بہت زور دیا اور تاکید فرمائی ہے۔ کہتے ہیں آخر میں نے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کی۔ دعا کی اور نمازیں پڑھیں، قرآنِ کریم کی تلاوت بکثرت شروع کر دی۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک جماعت بنائی ہے جس کے آپ امام ہیں اور اس جماعت کا دستور قرآنِ کریم ہے اور قول و فعل میں اس کا اسوہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے اسلام کی سچائی پر زور دیا ہے اور مختلف آراء و اقوال میں سے صحیح کو لیا ہے اور باقی کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ پھر ان باتوں پر میں نے غور کیا تو ان سب کو پاکیزہ اور ثابت شدہ حقائق پایا جنہیں کوئی جھوٹا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں ان باتوں کی طرف مائل ہو گیا کیونکہ یہی قرآنِ کریم میں بھی بیان ہوا ہے، یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اسی پر صحابہ بھی ایمان لائے تھے۔ یہی سنت سے بھی ثابت ہے۔ کہتے ہیں احادیث کو میں نے دیکھا تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نظر آئیں۔ لیکن ایک عام مسلمان جس نے سلف و خلف کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا اور صرف علماء سے سنا ہے۔ نہ پہلے لوگوں کا مطالعہ کیا ہے نہ بعد کا، تو یہ باتیں یقیناً اُسے اجنبی معلوم ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل درست اور قوی ہیں۔ کہتے ہیں آخری فیصلے کے لئے میں نے استخارہ کیا تو 2007ء رمضان میں دو خوابیں دیکھیں جو مسلسل اللہ تعالیٰ نے دکھائیں۔ جس سے حضور علیہ السلام کی صداقت مجھ پر کھل گئی۔ پہلی خواب میں میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کریز نامی ایک سبز رنگ کا پھل کھلا رہے ہیں جس کے نتیجے میں میں نے فوراً بیعت کر لی، اور کہتے ہیں اُس کے بعد پھر میرے حالات بہت بہتر ہو گئے۔

گیمبیا کے ایک صاحب تھے جو وہاں کے نمبر دار تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آچکا ہے اور ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میں ڈاکار میں تھا جو سینیگال کا دارالحکومت ہے یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو اُن میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے اس کو مان لو۔ جب یہ مبلغ کے پاس آئے تو انہوں نے اُسے کہا کہ اگر میں تمہیں تصویر دکھاؤں کیا تم پہچان لو گے؟ پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور خلفاء کی تصویریں بھی ساتھ دکھائیں۔ انہوں نے دیکھیں تو ایک تصویر پر فوراً انہوں نے کہا کہ انہی کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پر ہاتھ رکھا کہ ایک یہی تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر پر انگلی رکھی کہ دوسرے شخص یہ تھے جو امام مہدی کے ساتھ تھے۔

پھر کہتے ہیں ایک اور خواب میں سنانے والا ہوں۔ (یہ اس کے بعد کی بات ہے جب ہمارے مبلغین اُس گاؤں میں گئے ہیں، اِن کو تصویریں دکھائیں تو پھر ان کو ایک دوسری خواب سنا رہے ہیں)۔ کہتے ہیں کہ آج ہی میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی کار پر آئے ہیں اور مجھے ان آدمیوں کی تصویر دکھاتے ہیں جن کو میں ایک عرصہ سے دیکھ رہا ہوں۔ اور یہ خواب میں نے صبح اپنی بیوی کو سنایا تھا اور کہا کہ آج کچھ مہمان آنے والے ہیں اس لئے آج سارا دن میں کہیں نہیں گیا اور انتظار میں رہا کہ کب آتے ہیں۔ تو آپ ہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا۔ آپ شام کو آئے اور مجھے تصاویر دکھائی ہیں۔ میری خواب پوری ہو گئی ہے۔ اس نے بڑی جرأت سے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ امام مہدی آچکا ہے اور احمدیت سچی ہے۔

قلاب ذبیح یوسف صاحب الجزائر کے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے چھوٹی عمر میں ایک رؤیا دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا آدمی مجھے کہتا ہے کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو تا کہ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں۔ لیکن میں کسی قدر متردّد اور خائف ہوا۔ یہ رؤیا مجھے تقریباً ایک سال تک دکھایا جاتا رہا اور بالآخر میں نے سفید رنگ کے آدمی کی بات مان لی۔ اُس وقت اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جس کی وضع قطع سے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی بڑی شخصیت ہے اور وہی گورے رنگ والے شخص کو میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لانے کا حکم دے رہا تھا۔ تو کئی سال گزرنے کے بعد ایک دن اچانک نائل سات پر ایم۔ ٹی۔ اے پر میں نے اس شخص کو دیکھا جو خواب میں مجھے اپنے ساتھ لے جانے کا کہہ رہا تھا اور پھر اسی چینل پر میں نے اس شخص کو بھی دیکھا جو اس گورے شخص کو ایسا کرنے کا حکم دے رہا تھا۔ میں سخت حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور جب حقیقتِ حال کا علم ہوا تو میں نے یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب اس لئے دکھایا ہے تا میں مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ لہٰذا میں نے بیعت کر لی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید رنگ کا آدمی مصطفیٰ ثابت صاحب تھے اور جوان کو حکم دینے والا شخص تھا کہ اس کو لے آؤ، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تھے۔

پھر عراق کے ایک شاعر ہیں مالک صاحب، وہ کہتے ہیں کہ خاکسار کو ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے اُس وقت جماعت سے تعارف حاصل ہوا جب ابھی عربی چینل شروع نہیں ہوا تھا۔ اُس وقت تک کہتے ہیں کہ میں خلیفہ رابع رحمہ اللہ کو بدھ مت کا نمائندہ سمجھتا تھا۔ لیکن جب حضور کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ نورِ محمدی آپ کے چہرے پر برس رہا ہے۔ ہم سب گھر والوں کے دل سے آواز اُٹھی کہ کاش یہ شخص مسلمان ہوتا (یہ واقعہ شاید میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں بہرحال) اس کے باوجود حضور کی وفات پر ہم لوگ نجانے کس بنا پر بہت روئے۔ پھر اچانک ایک روز ایم۔ ٹی۔ اے کا عربی چینل اتفاق سے مل گیا۔ اُس وقت سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہیں۔ چنانچہ میری بیوی نے دو خوابیں دیکھنے کے بعد پہلے ہفتے ہی بیعت کر لی تھی۔ پہلی خواب میں دیکھا کہ حضرت علی میری بیٹی کو کچھ کاغذات دے رہے ہیں۔ میری بیوی نے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ بیعت فارم ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خط میری بیوی کے نام لے کر آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے گھر میں داخل ہوتا ہے وہ میرے اہلِ بیت میں سے ہے۔ اس کے بعد میری اہلیہ نے بہت سی خوابیں دیکھیں۔ چنانچہ میرے بیٹے اور اس کی بیوی نے تقریباً تین ماہ قبل اور میری تیسری خواب کے بعد بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں خواب میں انہوں نے دیکھا کہ یہ خواب اس طرح تھی کہ ہمیں نجف شہر میں امام مہدی کے ظہور کی اطلاع ملی ہے۔ کہتے ہیں ہم تین دوست تھے۔ خواب میں ہم ان کے پاس گئے اور کہا کہ کیا آپ امام مہدی ہیں؟ تا کہ ہم آپ کی بیعت کر لیں، انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ مَیں تو صرف ایک مصلح ہوں۔ مہدی تو قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور تیسری خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ کہتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا کہ ایک ڈھلوان جگہ پر ایک بڑے مجمع کو خطاب کر رہے ہیں اور مجمع میں تمام لوگ کھڑے تھے، صرف اکیلا میں آپ کے پاس نیچے بیٹھا تھا، اور اچکن کو دیکھ رہا ہوں۔ اور دل میں کہتا ہوں، سبحان اللہ آپ نے امام مہدی کا لباس کیسے پہن لیا؟ اس کے بعد جب خطاب ختم ہو گیا اور میں نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا اور اُن سے پوچھا کیا آپ کا دل مطمئن ہو گیا ہے؟ اور پھر ساتھ یہ بھی کہا کہ لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے چلیں آپ کو کھانا کھلاؤں۔ تو یہ اُن کی تیسری خواب تھی۔ بہرحال انہوں نے بیعت کی۔

اسی طرح سیریا کے یٰسین محمد شریف صاحب ہیں۔ وہ مجھے لکھتے ہیں کہ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد مجھے فضلوں اور برکات سے نوازا ہے۔ میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر غمناک تھا اور قریب تھا کہ اس غم میں ہلاک ہو جاتا۔ میں نے کئی فرقوں اور مولویوں کی پیروی کی۔ آخر پر جس شخص کی مرافقت اختیار کی، اُس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک اور بڑے مولوی کا شاگرد ہے جو حلب کے ایک قطب کا گدی نشین ہے۔ پھر اس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا جس کو میں نے واضح طور پر حق سے دور پایا اور اُس کے منہ پر کہہ دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بعد میں یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ 97ء میں کہتے ہیں میں نے ڈش خریدی، مسجد کی امامت چھوڑ کر گھر میں بیٹھ گیا۔ میرا اعتقاد تھا کہ میں حق پر ہوں، لیکن اسلام کی حالتِ زار کی وجہ سے تمنا کرتا تھا کہ یہ فانی زندگی جلد ختم ہو اور اُخروی اور ابدی زندگی کا آغاز ہو۔ دس سال کی گوشہ نشینی اور غم کی کیفیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے آپکی طرف رہنمائی فرمائی، جس سے میرے دل کو سکون اور راحت مل گئی۔ اب جون میں اپنی والدہ اور بیوی کے ہمراہ عمرہ کرنے گیا تو متعدد عمرے کئے جن میں سے پہلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تھا۔ اس کے بعد تمام خلفاء کی طرف سے عمرے ادا کئے۔ دعا ہے کہ اللہ قبول فرمائے۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ میں نے بیعت کرنے سے قبل چار احمدی احباب کو خواب میں دیکھا اور انہیں کہا کہ تم بڑے مرتبے والے لوگ ہو اور تم جیسا کوئی نہیں ہے۔ اُن میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ خدا کی قسم کھا کر بتاؤ کہ کیا تم خدا اور اُس کے رسول کی سنت پر قائم ہو؟ اور اسلام کی حقیقت کو جانتے ہو؟ چنانچہ اس نے اس کو اتنی مرتبہ جوش سے دہرایا کہ مجھے اُس کی گردن کی رَگیں نظر آنے لگیں۔ اس پر میں نے اُس سے کہا کہ آج سے مَیں بھی احمدی ہوں۔ پھر وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ اس کے بعد مَیں نے آپ کو دیکھا کہ آپ آتے ہیں اور جیسے جلدی میں ہیں، چنانچہ آپ ہماری طرف دیکھتے ہوئے مشرق کی جانب چلے جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں بیعت کے بعد میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ عالمِ برزخ میں ہوں وہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتا ہوں کہ اتنے میں ایک شخص کہتا ہے کہ اب ٹیلی فون مرزا کے پاس

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747

کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

ہے،یعنی جس نے بھی اُس ٹیلی فون پر بات کرنی ہے وہ مرزا صاحب کے ذریعے سے کرسکتا ہے۔

بینن کے پوبے (Pobe) شہر کے ایک احمدی چندوں کی ادائیگی میں سُست تھے باوجود اس کے کہ مالی کشائش تھی۔ وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی تھی، نصیحت کی جاتی تھی لیکن اُن پر اثر نہیں ہوتا تھا۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ آخری ہتھیار دعا ہی کا تھا۔ تو وہ ایسا کارگر ہوا کہ کچھ عرصہ قبل وہی صاحب آئے اور کہنے لگے کہ خواب میں اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں اُن کے پاس گیا ہوں اور اُن سے کہہ رہا ہوں کہ اپنے چندوں کے حسابات کلیئر کرو۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ بہت زیادہ ہیں مگر یہ زیادہ نہیں ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے خواب بیان کرنے کے بعد اپنے تمام حسابات آ کے صاف کر دیئے۔

پھر الجزائر کے ایک شریفی عبدالمومن صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ چھ ماہ قبل جماعت سے تعارف حاصل ہوا۔ میری تسلی ہوگئی۔ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصدیق کر دی لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے دو خوابیں دکھائیں۔ پہلی میں انہوں نے مجھے دیکھا اور کہتے ہیں اس پہ بڑی خاص کیفیت طاری ہوئی۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ پھر دوسری خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں اور اللہ کا واسطہ دے کر مجھے کہہ رہے ہیں کہ کیا کرنا چاہئے؟ جس پر میں نے اُن کو دو بیعت فارم پکڑائے۔ چنانچہ بیدار ہونے کے بعد انہوں نے انٹرنیٹ کھولا تو کہتے ہیں وہی دو بیعت فارم مجھے مل گئے جو میں نے خواب میں دیکھے تھے، چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی۔ اور اُس وقت سے میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین اور ان تمام سعید روحوں کو جو ہر سال صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہیں، جن کو ہر سال اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے، ہمیشہ استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ایمان اور یقین میں ان کو ترقی عطا فرمائے اور ہم میں سے بھی ہر ایک کے ایمان اور ایقان کو بڑھائے اور ہمیں زمانے کے امام کی حقیقی پیروی کرنے والا بنائے۔ اور ہم بھی اُن برکات سے حصہ لینے والے ہوں، اُن انعامات سے حصہ لینے والے ہوں جس کا فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے۔ ☆ ☆ ☆

اذکروا موتکم

محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کا ذکر خیر

مؤرخہ 04 جنوری 2011ء کو جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب جماعت احمدیہ کے علاوہ جرمنی کے صحافتی حلقوں میں بھی کسی تعارف کے محتاج نہ تھے۔ آپ ایک صاحب علم شخصیت، ایک شفیق استاد اور سلسلہ کے بے لوث خدمت کرنے والے فدائی تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کے دور میں بیعت کی اور تادم مرگ اپنے اس عہد کو کمال وفا سے نبھایا۔

آپ تبلیغ کے شیدائی تھے طبیعت کی خرابی کے باوجود دور دراز کا سفر کر کے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرتے اور اس میں کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے۔ MTA جرمن سٹوڈیو کے فعال رکن اور جرمن پروگراموں کی جان سمجھے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ مصنف اور شاعر بھی تھے۔ آپ نے جرمن زبان میں تبلیغی وتربیتی لیٹریچر کا ایک گراں قدر خزانہ جماعت احمدیہ جرمنی کو دیا۔ آپ کو جرمنی کے اخبارات اور متعدد ٹی وی چینلز پر اسلام اور احمدیت کا مؤقف بھرپور انداز میں پیش کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ جرمن زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے بھی ماہر بھی تھے آپ ایک لمبے عرصہ تک خلفائے سلسلہ کے انگریزی خطابات کا جرمن میں ترجمہ کرنے کی سعادت پاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی میں جرمن پڑھاتے تھے۔ اور بہت محنت اور لگن سے اس فریضہ کو انجام دے رہے تھے۔ آپ محترم چودھری سعید احمد صاحب درویش قادیان کے داماد تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور جماعت کو ایسے عالم باعمل اور بےنفس خدمت کرنے والوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(ادارہ)

قراردادِ تعزیت بروفات

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نور اللہُ مَرْقَدَھَا

منجاب صدر انجمن احمدیہ قادیان وانجمن احمدیہ تحریک جدید وانجمن احمدیہ وقف جدید قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے یہ المناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ سَو سال کی عمر میں مؤرخہ 29/جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون٥

حضرت سیّدہ ممدوحہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو یہ شرف عطا فرمایا تھا کہ آپ کے والد بھی خلیفۃ المسیح تھے اور بیٹے کو بھی خلیفۃ المسیح کا جلیل القدر منصب عطا ہوا۔ نیز آپ کے دو بھائی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی تیسرے اور چوتھے خلیفۃ المسیح تھے۔

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ آپ لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ اور نہایت عبادت گزار۔ سلیقہ شعار، خدمت خلق کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب لنڈن میں جب خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہوئے تو آپ ربوہ میں تھیں۔ دسمبر 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان پر جب حضور انور قادیان تشریف لائے تو آپ بھی ربوہ سے قادیان تشریف لائیں اور قادیان میں اپنے فرزند ارجمند کو خلیفۃ المسیح کے طور پر دیکھا اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ یہ پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

ہجرت کے اس دور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ صدمہ بہت بھاری ہے کہ جماعتی مجبوریوں اور رکاوٹوں کے باعث آپ اپنی والدہ ماجدہ کے آخری دیدار نہیں کر سکے۔

حضرت سیدہ مرحومہ کے اِس وقت دو صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب حیات ہیں اور دو صاحبزادیاں محترمہ سیّدہ امۃ الرّؤوف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔

پیش ہو کر مشورہ ہوا کہ یہ قرارداد تعزیت پاس کی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران و ممبران اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کے وکلاء و ممبران اور انجمن احمدیہ وقف جدید کے ناظمین اور ممبران اِس اندوہناک صدمہ کے وقت غمگین دلوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کو دیار غیر میں والدہ ماجدہ کی وفات کے صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے ہمت وصبر عطا فرمائے۔ اور حضرت سیّدہ ممدوحہ کو اپنی جوار رحمت میں اور اعلیٰ علّیین میں مقام قُرب نصیب فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اکبر محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور ہر دو ہمشیرگان محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا ربّہا اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ سلمہا ربّہا اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربّہ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ اور قادیان میں موجود محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی خدمت میں بھی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

جلسہ سالانہ
انگلستان
2011

یہ جلسہ زہد وتقویٰ، خداترسی، نرم دلی، محبت ومواخات، سچائی، راست بازی اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی دکھانے کا ذریعہ ہے

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ لندن مورخہ 22 جولائی 2011

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جلسہ کا رسمی آغاز ہورہا ہے۔ رسمی طور پر اس لئے کہ ہم آج کے خطبہ کو بھی جلسہ کا حصہ سمجھتے ہیں اور کوشش کرکے اس میں شامل ہونے کیلئے اپنے جلسے کا سفر شروع کردیتے ہیں۔ پھر ڈیوٹی کرنے والوں کے لئے 10-15 دن پہلے ہی جلسہ کے انتظامات میں تیزی آجاتی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک خوبصورت عارضی شہر کھڑا کیا گیا ہے۔ جس میں آپ جلسہ سن رہے ہیں۔ آج دنیا میں جہاں جہاں جماعتیں جلسہ منعقد کرتی ہیں وسیع انتظامات کئے جاتے ہیں اس لئے کہ یہ معمولی جلسہ نہیں بلکہ خدا کی خاطر اپنے تقویٰ کی اصلاح کیلئے جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ آج ایک بار پھر یوکے کی جماعت کو جلسہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ پس ہمیں اس ہدایت کو خاص طور پر اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق دن گذاریں ورنہ ہمارا آنا عبث اور فضول ہوگا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ زہد وتقویٰ، خداترسی، نرم دلی، محبت ومواخات، سچائی، راست بازی اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی دکھانے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے جلسے کے مقصد کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زہد و تقویٰ ایک مومن کی شان ہے لیکن لوگ زہد کی حقیقت پر بہت کم غور کرتے ہیں۔ بہت سے صاحب علم مطلب تو جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے جہاں تک عام احمدی کا تعلق ہے زہد کے سادہ معنی نیکی جانتے ہیں۔ لیکن امام الزمان نے زہد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ زہد کا مطلب جذبات کی قربانی کرنا، مستقل مزاجی سے بری چیز سے صرف نظر کرنا اور ردّ کرنا، دنیا کی خواہش نہ کرنا، اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بُری باتوں سے بچنا، اپنے معاملے خدا تعالیٰ پر چھوڑنا اور صرف اللہ کی ذات کو اپنا مقصد بنانا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے ایک لفظ کے اندر ہماری اصلاح کیلئے اس خدانے کو بند کردیا جو ہمارے عمل کا حصہ ہوتو ہماری دین ودنیا سنور جائیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنخضرتؐ کو اُسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپؐ کا ہر ایک نمونہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ جب ہم آپؐ کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو زہد کا اعلیٰ نمونہ نظر آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپؐ کو دُنیا سے کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپؐ نے دنیاوی جھمیلوں سے فرار کو بھی منع فرمایا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے زہد کے معیار اپنے اہل بیعت کے اندر اس طرح قائم فرمائے کہ جب فتوحات ہوئیں اور سونے چاندی اور مال کی فراوانی ہوئی تو پھر بھی خدا کی رضا کی طرف توجہ دلائی۔ ایک بار حضرت فاطمہؓ نے غلام طلب فرمائے کہ چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں میں گڑھے پڑ گئے ہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں میں ایسی بات نہ بتاؤں جو خدا کے قریب کردے۔ اور وہ یہ کہ سوتے وقت گیارہ بار اللہ اکبر گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار سبحان اللہ پڑھا کرو۔ یقیناً خدا کی حمد تعریف اور تسبیح کرنا خدا کا قرب دلانے والا بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کی غرض کے متعلق یہ بیان فرمائی ہے کہ جلسے میں آنے کا تبھی فائدہ ہوگا جب تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مصرعہ لکھا: ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اللہ تعالیٰ نے الہاماً دوسرا مصرعہ فرمایا:

''اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے''

قرآن مجید میں تقویٰ کے بارہ میں بے شمار احکامات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ قرآن مجید کی حکومت اور تقویٰ کے قیام کیلئے ہر دم کوشاں رہے ہیں۔ نیکیاں بھی وہی فائدہ دیں گی جن کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ تقویٰ یہ ہے کہ تمام چھوٹی بڑی برائیوں سے بچنا اور خدا کی رضا کے حصول کیلئے کوشاں ہونا، قرآن مجید نے ہمیں بتایا ہے کہ کئی نمازیوں کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔ آنخضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس حقیقی نیکی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھ کر کی جانے والی نیکی ہے۔ اگر ایک طرف یہ زعم ہو کہ ہم نماز پڑھنے والے ہیں مسجد میں جمع ہونے والے ہیں دوسری طرف امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف دشنام طرازیاں کرتے ہیں پس ایسے امام اور ایسے نمازی حقیقی نیکی نہیں کررہے۔ حقیقی نیکی کی تلاش کرنا ایک مومن کا خاصہ ہے اور یہ اخلاص اور سوز وگداز سے پیدا ہوتی ہے۔ حقیقی نیکی مخلوق خدا سے ہمدردی کا نام ہے۔ حقیقی مومن کی پہچان ہوتی ہے کہ وہ مال خدا کی رضا کیلئے خرچ کرتا ہے۔ آج کل مادی خواہشات پہلے سے بڑھ چکی ہیں لیکن اس کے باوجود احمدی مرد وعورت بچے اللہ کی راہ میں مال خرچ کررہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا پھر روحانیت کے قیام کیلئے نماز باجماعت پر زور دیا گیا ہے۔ نمازوں کی لذت کیلئے کوشش ہونی چاہیئے اگر نماز میں خیالات منتشر ہوتے ہیں تو انہیں بار بار توجہ سے مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح عہد کی پابندی پر قائم رہنا بھی تقویٰ کے قریب کرنا ہے۔ پھر تکلیفوں پر صبر کرنا بھی تقویٰ کے قریب کرنا ہے۔ ایک تو جماعتی رنگ میں صبر ہے جو مخالفین کے ظلموں پر کیا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کی یہ امتیازی شان ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک احمدی ہی ہے جس کا اس معاملہ میں کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کا ایک مقصد خداترسی پیدا کرنا بھی ہے خداترسی اس وقت ہوتی ہے جب ہم ہر عمل خدا کیلئے کریں پھر جلسہ کا ایک مقصد نرم دلی پیدا کرنا بھی ہے۔ غصہ دبانے والے ہی نرم دل ہوتے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے ہمارے جلسوں اور اجتماعات میں یہ نرمی اور آپس کی محبت غیروں کو نظر آتی ہے۔ اسی طرح جلسہ کا ایک مقصد آپس میں محبت ومواخات قائم کرنا ہے قرآن مجید نے بھی فرمایا ہے مومنین آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ سچائی اور راست بازی پر قائم رہنا بھی ایک حقیقی مومن کا شیوہ ہے اسی طرح جلسہ کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے موجودہ دور میں اشاعت اسلام کے نئے نئے ذرائع کو کس طرح استعمال کیا جائے اس پر غور کرنا ہے۔

خطاب کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں ان دنوں میں اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ ہوں وہاں دنیا کو آنخضرتؐ کے جھنڈے کی طرف لانے کی کوشش اور دعائیں بھی ہوں۔ دعاؤں کے نتیجہ میں تبلیغ کے نئے راستے ہم دیکھیں گے۔ خاص دعا کریں کہ ہم خدا کے مقبول بندوں میں سے ہو جائیں ہم جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ ہم اور ہماری نسلیں جماعت سے جڑی رہیں۔ اللہ اور اس کے رسول آنخضرت ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ دشمنان احمدیت کے بدارادوں سے پناہ میں آنے کیلئے دعا کریں۔ آمین۔

☆☆☆

سوگلاب میرے!

(بجواب فردِ دُشنام وتحدید ازاں خودکش مجاہدینِ عصرِ جدید)

نہیں ! نہیں ! کہ میں صدچاک سو گلاب مرے !
ہیں زیب خُلدِ بریں پاک سو گلاب مرے !!

لہُو سے اُن کے فروزاں نمودِ صُبح مری !
بہشت و عرش کی اِملاک سو گلاب مرے !!

''لگے ہیں پھول مرے بوستاں میں'' لامحدود !
ہے بیج گرچہ پئے خاک سو گلاب مرے !!

گزید شب ہیں تمہارے خدنگ چشم تمام !
سفیر رحمت لولاکؐ سو گلاب میرے !!

غُبارِ وہم و گماں ہیں تمہارے خواب و خیال !
ورائے سرحدِ ادراک سو گلاب مرے !!

تمہارے ساتھ ہزاروں ہیں تم بھی لاکھوں میں !
ہنوز سب پہ ہیں کیوں دھاک سو گلاب میرے!!

زکوٰۃ عِشق ادا ہو بہ چشم نم یارو !
حذر ! حذر ! کہ ہیں نمناک سو گلاب مرے !!

دُعائے خیر ہو صیاد کیلئے ساحرؔ !
ہوائے شام، پئے تاک، سو گلاب مرے !!

وہ سابقیں ہیں فقد نحبہ کا تاج ...... زہے !
یہ لاحقیں ہیں فمن ینتظر کی لاج ...... زہے !!

(ایچ آر ساحرؔ)

اگر تقویٰ حاصل ہو جائے تو معاشرہ کئی مسائل سے محفوظ ہو جائے گا۔ ہماری دین و دنیا سنور جائے گی

مرد یا عورت کی اصل زینت لباس التقویٰ ہے۔ پس تقویٰ کے لباس کو زیب تن کرنا چاہیئے۔

میاں بیوی کا بندھن نیک جذبات اور احساسات رکھنے کا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے

خلاصہ خطاب لجنہ اماء اللہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ لندن مورخہ 23 جولائی 2011

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے آغاز میں جو آیات تلاوت کی گئی تھیں یہ تین مختلف سورتوں کی آیات ہیں جو نکاح کے وقت پڑھی جاتی ہیں عام طور پر مردوں کی اکثریت اس بات کو جانتی ہے کہ یہ آیات نکاح میں پڑھی جاتی ہیں۔ خواتین چونکہ نسبتاً نکاح میں کم شامل ہوتی ہیں اس لئے ان آیات کی مختصر تشریح بیان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ان آیات میں عورت اور مرد کو نکاح کے بندھن کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان آیات میں سب سے پہلی بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ تقویٰ ہے۔ پہلی آیت میں تقویٰ کا لفظ دو بار ہے پھر دوسری آیت میں بھی تقویٰ کا ذکر ہے۔ ہر مرتبہ تقویٰ کے ذکر کے بعد نئی ہدایت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ہم میں تقویٰ کا بہت اُونچا معیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ تقویٰ کی جڑ انسان اگر اپنے اندر قائم کر لے تو ہر چیز حاصل ہو جائے گی۔ اگر ایک مومن اور مومنہ یہ سمجھتی ہے یا سمجھتا ہے کہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے تو اس کی بنیاد تقویٰ ہے۔ پس اگر خدا کو پانا ہے اور اس کی رضا کو پانا ہے تو تقویٰ کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ صرف ان آیات میں ہی تقویٰ کی تلقین نہیں کی گئی بلکہ قرآن مجید میں بے شمار جگہوں پر تقویٰ کی تلقین کی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر تقویٰ حاصل ہو جائے تو معاشرہ کئی مسائل سے محفوظ ہو جائے گا۔ ہماری دین و دنیا سنور جائے گی۔ پھر اگر تقویٰ حاصل ہو جائے تو معاشرہ کی بنیادی اکائی مرد و عورت میاں بیوی کے رشتہ میں بھی تقویٰ ہوگا۔ اگر اس بنیادی کام میں تقویٰ نہ ہو تو آئندہ نسل کے تقویٰ کی بھی کوئی ضمانت نہیں۔ اور معاشرہ کے تقویٰ کی بھی کوئی ضمانت نہیں۔ پس ایک مومن جب تقویٰ کی تلاش کرتا ہے تو صرف اپنے لئے نہیں بلکہ سارے معاشرہ کیلئے تلاش کرتا ہے۔ تقویٰ سلامتی کا تعویذ ہے۔ پس اگر معاشرے کی سلامتی چاہتے ہیں تو تقویٰ پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً تم سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور تمہارا خدا تمہارے لئے جاگ رہا ہوگا۔ پس تقویٰ ہر چیز کی بنیاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج معاشرے میں ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم لغویات سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقے انسان کو فتنوں اور جھگڑوں سے بچانے کے بیان فرمائے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے انسان ان راستوں کو بھول رہا ہے۔ عورتوں کو اپنے حسن اور زینت کا بڑا خیال رہتا ہے مگر اللہ کے تقویٰ کی زینت سے بے خبر ہو رہی ہیں یہ وہ حسن ہے جو فیشن کرنے سے، حجاب نکالنے میں، آزادی سے گھومنے پھرنے سے نہیں ملتا بلکہ تقویٰ پر گامزن ہونے سے ملتا ہے۔ آج کل مغرب کے زیر اثر بعض عورتیں ظاہری حسن کو اچھا خیال کرتی ہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل زینت لباس التقویٰ ہے۔ پس چاہے مرد ہو یا عورت تقویٰ کے لباس کو زیب تن کرنا چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہر مرد عورت کو چاہیئے کہ اپنے کان، آنکھ، زبان کو اللہ کے احکامات کے تابع کرے۔ عائلی زندگی میں ان کا صحیح استعمال نہ کرنا بہت سے مسائل پیدا کرتا ہے۔ زبان کا استعمال اگر نرمی اور پیار سے ہو تو بہت سے مسائل نہ ہوں۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جب جھگڑے آتے ہیں تو بنیادی وجہ زبان کی سخت کلامی ہوتی ہے۔ اسی طرح آنکھ کا استعمال ہے۔ مرد عورت ہر ایک میں اچھائیاں اور برائیاں ہوتی ہیں۔ اچھائیوں کو دیکھنا چاہیئے نہ کہ برائیوں کو۔ پھر ان ناجائز چیزوں کو آنکھ اٹھا کر مت دیکھو جن سے تمہارے تقویٰ کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اگر آنکھوں کی پاکیزگی ہو تو بہت سے مسائل ختم ہو جاتے ہیں۔

پھر اپنے دل کو ناجائز چیزوں کی آماجگاہ نہ بناؤ۔ کبھی شیطان کو چور دروازے سے داخل نہ ہونے دو۔ ہر بری صحبت اور ہر برا دوست جو تمہارے گھر کو برباد کرنے کی کوشش کرے وہ شیطان ہے۔ اگر اعتماد ختم ہو جائے تو پھر گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ ایک مومن جہاں خدا سے کئے گئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش بھی کرتا ہے اور خاوند اور بیوی کے حقوق کو حقوق العباد میں خصوصی اہمیت ہے۔ اس لئے ان کی ادائیگی ایک حقیقی مومن کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آیات خطبات نکاح اس طرف توجہ دلاتی ہیں کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دو۔

حضور انور نے فرمایا شادی کا پاک رشتہ جہاں خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کی تسکین کیلئے بنایا ہے وہاں اگلی نسل کی تربیت کے لئے بھی بنایا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رشتوں کے سلسلوں میں کفو کا خیال رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر روحانی سکون کے سامان اور تربیت کے سامان بھی رشتوں میں ہوتے ہیں۔ پس ایک مرد اور عورت جو خاندان کی بنیاد ڈالنے والے ہوتے ہیں وہ ایک قوم کو اچھا یا بُرا بنانے کی بنیاد ڈال رہے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ پر زور دیا ہے۔ جب یہ تقویٰ ہو تو پھر ماں باپ کیلئے دُعا مانگنے والی اولاد حاصل ہوتی ہے جو ماں باپ کیلئے دن رات دُعا کر رہی ہوتی ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بچانے کیلئے بہت ضروری ہے کہ اپنی ذات کو صرف اپنا محور نہ بنائیں بلکہ اپنے خیالات کو اپنے جذبات کو قربان کرنے کی عادت ڈالیں تا کہ ایک حسین معاشرہ پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا داری کو دیکھ کر متاثر نہ ہوں بلکہ اپنے انجام بخیر ہونے کیلئے تقویٰ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ عائلی مسائل میں عموماً یہ بات سامنے آتی ہے کہ مرد عورت ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے والدین کو برا بھلا کہا ہے یا نازیبا الفاظ کہے ہیں۔ پس یہ چیز تقویٰ سے بہت دور ہے۔ ان آیات میں رحمی رشتوں کا خیال رکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خطبہ نکاح میں ان آیات کا انتخاب کر کے مرد عورت کو شادی کرتے وقت یہ احساس پیدا کرانے کی کوشش کی ہے کہ میاں بیوی کا بندھن جہاں آپس میں نیک جذبات اور احساسات رکھنے کا ذریعہ ہے وہاں ایک دوسرے کے قریبی رشتوں اور رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اور اگر تم یہ نہیں کر رہے تو خدا تعالیٰ تم پر نگران ہے۔ اسی طرح سچائی ایک بہت بڑی چیز ہے جو معاشرے کو خوبصورت کرتی ہے پس قول سدید اختیار کرو اور سیدھی اور کھری بات کرو، رشتوں کے وقت بھی لڑکی کی صحت عمر قد کاٹھی وغیرہ کا صحیح علم لڑکوں کو دو۔ لڑکوں کو بھی چاہیئے کہ بعد معلومات تقویٰ اور دُعا کے ساتھ رشتہ کرنے جائیں۔ اسی طرح لڑکوں کو بھی اپنی تعلیم وغیرہ بتا دینا چاہیئے تا کہ بعد میں جھگڑے وغیرہ نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ان آیات میں اس بات کی بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف اس دنیا پر ہی بھروسہ نہ کرو بلکہ اس امر پر بھی غور کرو کہ تم نے آگے کیا بھیجا ہے کیونکہ اصل انعامات تو اُخروی زندگی کے انعامات ہیں ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ ان کی شادی کی اصل غرض تقویٰ کا قیام ہو۔ آج کل دنیا کی طرف رغبت اور اس کی محبت آپسی تعلقات ہیں دراڑ کی بنیادی وجہ بن رہی ہے۔ افسوس کہ ہمارے مرد عورت بچے بچیوں پر بھی اس کا اثر ہو رہا ہے۔ پس ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ دنیا کی دیکھا دیکھی ہم اپنے آپ کو ان اندھیروں میں نہ ڈال لیں بلکہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی عقل دے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنے رشتوں کو قائم رکھیں۔ آمین۔

☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

محمد رسول اللہؐ کا دامن پکڑنے کے نتیجہ میں ہماری گردنیں مارنا چاہتے ہو تو مار لو مگر ہمارے آقا کی محبت ہمارے دل سے نہیں نکال سکتے۔

احمدیوں کو آنحضرتؐ کے خاتم النبیّین ہونے کا فہم وادراک تمام مسلمانوں سے بڑھ کر حاصل ہے اور یہ محبتیں ہمارے دلوں میں اس زمانے کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے پیدا کی ہیں

اے دشمنان احمدیت! جو اپنے ذاتی مفادات کیلئے ظلم و بربریت کررہے ہو ہم تمہیں واضح کردیتے ہیں کہ تمہارے مقصد میں ناکامیاں اور نامرادیاں ہیں

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ لندن مورخہ 24 جولائی 2011

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی سورۃ احزاب کی آیت ۴۱ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج کل مخالفین احمدیت اس بات پر عامۃ المسلمین کے جذبات انگیخت کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور اپنی مخالفت کے اوچھے ہتھکنڈوں کی انتہائی حدود کو چھو رہے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں اور یہ کسی صورت برداشت نہیں ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کے واقعہ کے بعد پاکستان کے جو حالات ہورہے ہیں ان کا اندیشہ باہر والوں کو کم ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں بھی علما احمدیت کو ختم کرنے پر تلے ہیں۔ وہ لوگ جو بظاہر پڑھے لکھے لگتے ہیں مگر ایسا رویّہ اپنا لیا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے کہ یہ لوگ محسن انسانیت ﷺ کی اُمت کے دعوے دار ہیں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں چھوٹے بچوں کو ذہنی اذیت کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ کاروباری لوگوں کے کاروبار متاثر ہورہے ہیں ملّاں نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے نام پر احمدیوں کا جینا دوبھر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں ایک صورت ہوسکتی ہے تمہارے بچنے کی کہ تم اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلو۔ مرزا غلام احمدؑ کو نبی ماننا ہے تو نئے مذہب کا نبی مانو تو پھر شاید ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

آج کل ایک ایک احمدی کو چن چن کر مارنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ جائیدادیں لوٹنے کی بات کی جارہی ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں۔ انتظامیہ اور پولیس کے سامنے اعلان ہورہے ہیں لیکن ان سب کے باوجود مسیح محمدی کے پیارے ان کی ہر بات پر جواب دیتے ہیں کہ اگر ہماری محمد رسول اللہؐ کا دامن پکڑنے کے نتیجہ میں گردنیں مارنا چاہتے ہو تو مار لو۔ اگر شہید کرنا چاہتے ہو تو کرلو مگر تم ہمارے آقا کی محبت ہمارے دل سے نہیں نکال سکتے۔

ہم اپنی جانیں اپنے آقا ﷺ کیلئے قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ ہم احمدیوں کو آنحضرتؐ کے خاتم النبیّین ہونے کا فہم وادراک تمام مسلمانوں سے بڑھ کر حاصل ہے اور یہ محبتیں ہمارے دلوں میں اس زمانے کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے پیدا کی ہیں۔ ہمیں اپنے آقا سے محبت وہ اسلوب سکھائے جس تک دوسرا شخص پہنچ نہیں سکتا۔ اپنے عملی نمونوں سے اس عاشق صادق نے ہمارے ایمانوں کو جلا بخشی، نہ ہم عشق رسول سے سرمو الگ ہوسکتے ہیں نہ ہم اس عاشق صادق کو ماننے سے الگ ہوسکتے ہیں۔ ہم میں یہ ادراک کہ خاتم النبیین سے جڑنے میں ہی سب کچھ ہے اس عاشق صادق نے ہی پیدا کیا ہے۔ کیا ہم اتنے احسان فراموش ہیں کہ تمہارے بہیمانہ سلوکوں سے ڈر کر اس عاشق صادق سے الگ ہوجائیں۔ اے دشمنان احمدیت! کان کھول کر سن لو کہ ہم اس عاشق رسول سے الگ نہیں ہوسکتے۔ اے عامۃ المسلمین تم غور وتفکر سے کام لو۔ اور ان بہیمانہ کاروائیوں سے رُک جاؤ۔ کیا اس عاشق صادق کی ہر ایک بات اور قول سے عشق ومحبت نہیں ٹپکتا۔؟

حضور انور نے فرمایا آج میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباسات لئے ہیں جن سے اس عاشق صادق کا عشق ظاہر ہوتا ہے۔ ہر مرتبہ ان اقتباسات کو پڑھ کر نیا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ اگر دلوں میں ایمان ہے تو کون نہیں ہے جو ان الفاظ کو سن کر اثر قبول کئے بنا رہ سکے۔ اللہ کے فضل سے کئی لوگ آپؑ کا کلام پڑھ کر گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے خاتم النبیّین کی تشریح میں کئی ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اس جگہ پر یاد رکھنا چاہیئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں ہے۔ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں وہ نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے۔ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے۔ ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس سرچشمہ سے سیراب ہوں۔ دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہوجاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر کمالات نبوت ختم ہوگئے“

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۴ صفحہ ۳)

”کل انسان کے کمالات بہ ہیئت مجموعی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں اور اسی لئے آپؐ کل دُنیا کے لئے نبی مبعوث ہوئے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ میں بھی اسی مجموعہ کمالاتِ انسانی کی طرف اشارہ ہے اس صورت میں عظمتِ اخلاقِ محمدیؐ کی نسبت غور ہوسکتا ہے اور وہ یہی وجہ تھی کہ آپؐ پر نبوتِ کاملہ کے کمالات ختم ہوئے۔ یہ ایک مسلم بات ہے کہ کسی چیز کا خاتمہ اس کی علّتِ غائی کے اختتام پر ہوتا ہے جیسے کتاب کے جب کُل مطالب بیان ہوجاتے ہیں تو اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے اسی طرح پر رسالت اور نبوت کی علتِ غائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی اور یہی نبوت کے معنے ہیں کیونکہ یہ ایک سلسلہ ہے جو چلا آیا ہے اور کامل انسان پر آکر اس کا خاتمہ ہوگیا۔“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ا صفحہ ۱۲۱۱)

اسی طرح فرمایا:

”سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت ﷺ کو دئے گئے کیونکہ آپؐ تمام انبیاء کے کمالاتِ متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپؐ کو ملے قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے چنانچہ فرمایا فِیْھَا کُتُبٌ۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ختم نبوت کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کے معجزات کا تسلسل اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے جاری ہے۔ تمام نبیوں کی تمام صفاتیں آپؐ میں جمع ہوگئی تھیں۔ اسی لئے آپؐ خاتم النبیّین ہیں۔ پس خاتم النبیّین کا یہ مطلب ہے کہ ہر چیز پر مہر لگ چکی اور اب آپؐ کے زیر سایہ ہی نبوت کا مقام پایا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب قرآن مجید، مقام رسول ﷺ اور غیرت رسول سے بھری پڑی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا گو اتمام حجت ہوچکا ہے۔ مگر رحمت للعلمین سے عشق ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ آپؐ کی طرف منسوب ہونے والوں کو ہر طریق سے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔

پس ہر مسلمان کہلانے والے کو سمجھنا چاہیئے کہ اس نے جان خدا تعالیٰ کو دینی ہے اس وقت حساب کتاب کے وقت کوئی مولوی کام نہیں آئے گا۔ پس زمانے کی حالت پر غور کریں اور بلاوجہ مولوی کے بہکاوے میں آکر جوش میں نہ آئیں۔ حقیقی غیرت رسول تقاضا کرتی ہے کہ آپؐ کی طرف منسوب ہونے والوں کو رحمت للعلمین کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ تباہ ہونے سے بچالے۔ ہم غیرت رسول اور ناموس رسول کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے رہے تھے کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کون ہے جو ہم سے رسول عربی ﷺ کی محبت چھیننے کی کوشش کرسکے۔ خدا کی قسم ہم اس کے قیام کیلئے اپنے جسم کا ایک ایک ٹکڑہ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اے دشمنان احمدیت! جو اپنے ذاتی مفادات کیلئے ظلم و بربریت کررہے ہو ہم تمہیں واضح کردیتے ہیں کہ تمہارے مقصد میں ناکامیاں اور نامرادیاں ہیں۔ خطاب کے آخر میں حضور انور نے دُعا فرمائی اور جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆......☆......☆

ایڈیٹر ہفت روزہ ''نئی دنیا'' کے نام کھلا خط

جناب اڈیٹر صاحب ہفت روزہ نئی دنیا دہلی

بعد سلام مسنون تحریر ہے کہ آپکے اخبار ہفت روزہ نئی دنیا کی ۱۸ر تا ۲۴ر جولائی کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان ''سنگھ پریوار اور قادیانیوں کی ملی بھگت۔اسلام دشمنی کا دومونہا سانپ مسلمانوں کو ڈسنے کے لئے تیار۔۔۔'' پڑھ کر بہت تکلیف ہوئی کہ حق و انصاف کو بالائے طاق رکھ کر اب ادارہ نئی دنیا کس قسم کی اوچھی صحافت کا سہارا لیکر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہاتھ پیر مارنے لگا ہے آپ نے گندے اور دلآزار عنوان پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے زہر کو مزید شر انگیز اور گھناونے انداز میں پھیلانے کے لئے سرورق کو رنگنے میں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔اکیسویں صدی میں اس طرح کا اندھیر ملا مولوی تو کرسکتا ہے لیکن ہمیں امید نہیں تھی کہ سستی شہرت کی خاطر ہمیں صفائی کا موقعہ دئے بغیر آپ ہمارے خلاف اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ دیں گے۔

نئی دنیا کی بے بنیاد تحقیقاتی رپورٹ جس میں جماعت احمدیہ کو سنگھ پریوار اور دہشت گردی سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے اور جھنجھولی ہریانہ میں مسلم راشٹریہ منچ کے سالانہ تربیتی کیمپ میں احمدیوں کی شرکت سے بات شروع کی ہے اس سلسلے میں ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس کیمپ میں جماعت احمدیہ کا کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا۔ممکن ہے آپ کے رپورٹر کو غلطی لگی ہو۔کہیں یہ سنگھ پریوار کی تعریف کرنے والے وستانوی گروپ کے لوگ نہ ہوں جس کی وجہ سے انھیں مدرسہ دیوبند کی قیادت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

تحقیق کرنے والے نے کمال چالاکی سے جو نتیجہ اخذ کرنے کی بے تکی کوشش کی ہے ہمیں اسکی عقل پر افسوس ہوتا ہے کہ وہ بڑی دور کی کوڑی لایا ہے۔جو بات جدید ترین آلات کی حامل ملک کی خفیہ ایجنسیز اور انکے ذہین ترین افسران کو معلوم نہیں،آپ کے رپورٹر کی عقل نے وہاں تک رسائی کر لی!

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہم آپکو بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خالص اسلامی جماعت ہے جو خلافت حقہ اسلامیہ کے زیر سایہ قرآن کریم اور حضرت محمد ﷺ کی کامل غلامی کو فخر سمجھتے ہوئے اسلام کی سنہری تعلیم کو دنیا میں پھیلانے میں دن رات مصروف عمل ہے۔بفضلہٖ تعالیٰ قریباً سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے سینکڑوں زبانوں میں اسلامی لٹریچر تیار کرکے حضرت محمد ﷺ کی امن بخش تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلا رہی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ پر اس بات پر کفر کا فتویٰ لگا کہ آپ اور آپ کی جماعت جہاد کی منکر ہے۔حالانکہ آپؑ نے موجودہ دور میں صرف جہاد بالسیف کی ممانعت فرمائی تھی جیسا کہ آپؑ نے فرمایا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

حیرت ہے کہ اسی کے پیروکاروں پر آپ نے دہشت گردی اور بم دھماکوں میں ملوث ہونے کا الزام لگا دیا۔یہ تو مانا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ دہشت گرد ہو سکتے ہیں جنکا آج بھی ایمان ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلانا ہی جہاد ہے اور جو شخص اس جہاد کو نہ مانے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن جس جماعت کے بانی کی یہ تعلیم ہو کہ اب تلوار کا جہاد موقوف ہے یہ زمانہ قلم کے جہاد کا ہے اور نفس کو پاک کرنے کے جہاد کا ہے بھلا اسکے ماننے والے دہشت گرد کس طرح ہوسکتے ہیں!

جب اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اور دشمنان اسلام نے بے شمار کتب و لٹریچر اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کے خلاف شائع کیا اس وقت حضرت محمد ﷺ کے یہ غلامِ کامل یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ انکے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے اور انکے اعتراضات کے ایسے شاندار مدلل اور دندان شکن جواب دئے کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ گئے اور آپ کے اس بے مثال قلمی جہاد کا برملا اعتراف مسلمانوں کے اس دانشمند طبقہ تک نے کیا جس نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم نہیں کیا تھا۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے ۸۰ر سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کتاب کا محور اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کی صداقت ہی ہے آپؑ فرماتے ہیں۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

نیز فرمایا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اسکا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپؑ کو نہ صرف آنحضرت محمد ﷺ سے بے پناہ عشق تھا بلکہ آپ ﷺ کی آل سے بھی بے انتہا محبت تھی آپؑ فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور کلمہ لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ پر کامل ایمان رکھتے ہیں ۔حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کو وہی امام مھدی و مسیح موعود مانتے ہیں جسکے آنے کی بشارت حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی۔بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے اپنے آپ کو ہمیشہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہی کہا ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد آپ کو وہی مقام دیتا ہے جو مقام آنحضرت ﷺ نے آنے والے امام مھدی اور مسیح موعود کو دیا ہے۔

آج دنیا میں چاروں طرف جھوٹ اور ظلم کا بازار گرم ہے لیکن جب معاشرہ میں روشن خیال سمجھے جانے والے آپ جیسے لوگ بھی سستی شہرت کی خاطر جھوٹ اور بہتان اور محض قیاس پر مبنی رپورٹوں کو اپنے اخبار کی زینت بنانے لگیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

آپ کی تحقیقاتی رپورٹ میں ہماری طرف وہ عقیدہ اور بات منسوب کی گئی ہے جو کہ نہ ہمارا عقید ہے اور نہ جھنجھولی کیمپ میں ہمارا کوئی نمائندہ شریک ہوا۔جماعت احمدیہ بانیٔ اسلامؐ کے امن وشانتی کے پیغام کو لیکر ٹھیک ۱۲۲ر سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی تھی اور آج بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کے ۲۰۰ر ممالک میں پھیل چکی ہے۔کیا جماعت احمدیہ کی ۱۲۲ر سالہ طویل مسافت میں کوئی ایک بھی ایسا واقعہ ثابت ہوا ہے جس میں جماعت احمدیہ کو دہشت گردی میں ملوث پایا گیا ہو۔ہاں یہ ضرور ہوا ہے اور ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں۔گذشتہ سال ۲۸ر مئی کو لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے والے ۸۸ر نہتے احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔سہارنپور یو.پی میں احمدیوں کے مکانوں کو لوٹا اور جلایا گیا۔انڈونیشیا میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ظلم سہنا اور ظلم کا نشانہ بننا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کا شیوہ رہا ہے لیکن ظلم کرنا فرعون اور ابوجہل کی سنت ہے۔حضرت محمد ﷺ کو ہمیشہ گالیاں دی گئیں اور آپؐ پر من گھڑت و بے بنیاد الزامات لگائے گئے۔جن کے پاس سچائی ہوتی ہے وہ اسلئے ظلم سہتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم مدمقابل کو سمجھانا چاہتے ہیں یہ کوتاہ عقل اسے سمجھ نہیں پا رہے۔جو لوگ سچائی اور حقیقت کا سامنا کرنے سے اپنے آپ کو قاصر و عاجز سمجھتے ہیں اور انکے پاس جواب نہیں ہوتا وہ طاقت اور بے بنیاد الزامات کا سہارا لیکر سچائی کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ مظلوم کا صبر اور اسکی مظلومیت ہی اسکی فتح کا اعلان ہے اور حقیقت کا سامنا نہ کرکے ظلم پر اتر آنا ہی شکست کو تسلیم کرنا ہے۔

جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے حضرت سر محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ جنہوں نے مسلمانوں کی اور مسلم ممالک کی غیر معمولی خدمات کیں انکی قابلیت اور لیاقت تو آپ کو ضرور معلوم ہوگی۔کیا آپ تصور کرسکتے ہیں حضرت محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ جو انٹر نیشنل کورٹ آف جسٹس کے President بھی بنے کا تعلق دہشت گرد جماعت سے تھا ! کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم جنہوں نے فزیکس میں نوبل پرائز حاصل کیا اور تعلیم کے میدان میں مسلم امت کا سر بلند کیا۔علی گڑھ اور عثمانیہ یونیورسٹی میں جنکا شاندار استقبال کیا گیا اور اعزازات سے نوازا گیا،ان کا تعلق ایک دہشت گرد تنظیم سے تھا! یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ دہشت گردی کی تعلیم دے اور دوسری طرف اسکے ساتھ اتنے عظیم لوگ بھی منسلک رہیں نہ صرف منسلک رہیں بلکہ اس جماعت میں شامل رہنے کو سعادت سمجھیں۔آج دنیا کا ہر تعلیم یافتہ طبقہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ اور دہشت گردی کا دور دور کا رشتہ نہیں ہے اور ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ آپ کو بھی اس بات کا علم ہے لیکن عوام الناس کو مغالطہ دیکر سستی شہرت اور مولویوں کو خوش کرنے کیلئے موقعہ پرستی کا جو اوچھا طریق آپ نے استعمال کیا ہے وہ کسی لحاظ سے درست نہیں ہے۔سیاسی جماعتوں کے بارے میں جو چاہیں آپ جوڑ توڑ کریں لیکن مذہبی اور سچی جماعت اور اسکے بانی جسکے ماننے والے دنیا کے ۲۰۰ر ممالک میں پھیل گئے ہیں کے ساتھ آپ کا یہ رویہ قابل افسوس اور لائق مذمت ہے۔

آپ نے ہمارے خلاف رپورٹ شائع کردی کم از کم ہم سے پوچھ تو لیتے کہ اس میں کوئی سچائی بھی ہے یا نہیں۔صد حیف ہے آپ کے تجزیہ پر کہ فریق ثانی کو صفائی کا موقعہ دیئے بغیر آپ نے اپنی تحقیق کو مکمل سمجھ لیا اور اسے اپنا فیصلہ سمجھتے ہوئے اپنے اخبار میں شائع بھی کر دیا۔

جماعت احمدیہ کا سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ہمارے دروازے ہر خاص و عام کیلئے کھلے ہیں ہمارے یہاں ہر مکتب فکر کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور اگر کوئی جماعت یا ادارہ اسلام کی تعلیم سے روشناس ہونے کیلئے ہمیں مدعو کرتا ہے تو ہم جاتے ہیں اور قرآن وحدیث اور سنت محمد ﷺ کی تعلیم کی روشنی میں ان کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے ہیں لیکن اسکا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ جو لوگ ہمارے یہاں آتے ہیں یا جنکی دعوت پر ہم انکے یہاں جاتے ہیں انکے ساتھ ہماری کوئی سانٹھ گانٹھ ہے یا ہم انکے خیالات کے حامی ہیں ہم تو محض اس دھن میں آنے والوں کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ ان تک اسلام اور محمد ﷺ کی تعلیم پہنچائی جائے اور جہاں ہم جاتے ہیں وہاں بھی ہم محض اسی نیت سے جاتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ہماری اس کوشش اور نیت پر آپ جو چاہیں اپنے اخبار میں سرخیاں لگائیں۔اللہ تعالیٰ ہماری نیت اور عمل پر شاہد ہے جسکی تائید ونصرت ہر لمحہ ہمیں حاصل ہے۔

آپ ہمیں کچھ بھی سمجھیں یہ آپ کا حق ہے لیکن خدارا انصاف اور صحافت کے اصولوں اور اخلاقی قدروں کو اس طرح سر بازار پامال نہ کریں اور اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر آپ سمجھ لیجئے کہ زوال اور تنزل کو آپ اپنی طرف آنے کی دعوت دے رہے ہیں کیونکہ ایسے ہتھکنڈوں سے حاصل کی گئی عزت وشہرت دیرپا نہیں ہوتی۔

ہم اس امید کے ساتھ یہ خط آپ کو لکھ رہے ہیں کہ اگر آپ نے ناسمجھی میں ایسا قدم اٹھایا ہے تو آئندہ ایسا نہ کریں اور اگر آپ نے دیدہ دانستہ ایسا کیا ہے تو اتنے پر ہی بس کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کے مامورین اور فقیروں کی دشمنی اچھی نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات بہت مہنگی پڑتی ہے۔

(محمد نسیم خان)

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

رُوحانیت کا موسم بہار

رانا عبدالرزاق خاں۔لندن

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

(الف) ’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔آسمان پرتم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پرقدم مارو گے۔سواپنی پنجوقتہ نمازوں کوایسے خوف اور حضور قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔اور اپنے روزوں کوخدا کے لئے صدق کے لئے پورے کرو۔ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کوسنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو‘‘(کشتی نوح)

(ب)’’ شہر رمضان الّذی اُنزل فیه القران سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے۔اور تجلّی قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔پس اُنزل فیه القران میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجرِ عظیم ہے‘‘

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۵۶)

روزہ ایک روحانی عبادت ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔انسان کے اخلاق میں بہتری ،اس کے خیالات میں جلا،اور اس کی قلبی کیفیات میں نور پیدا ہوتا ہے۔روزہ روحانی ورزش کا ایک بہترین طریقہ ہے۔قرآن مجید کا نزول اسی مبارک مہینہ میں ہوا تھا۔اور اس کی بکثرت اور خصوصی تلاوت اس ماہ میں ہوتی ہے۔اس کے برکات سے اہل ایمان بہرہ ور ہوتے ہیں۔رمضان کا مہینہ روحانی رنگ میں موسم بہار کا حکم رکھتا ہے،ایمان کے شگوفے کھلتے ہیں۔پھول اور پھل لگتے ہیں۔دلوں میں سرسبزی وشادابی پیدا ہوتی ہے۔مبارک وہ جو اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورے طور پر فائدہ حاصل کریں۔

کشت ایمان کی آبیاری جن قربانیوں سے ہوتی ہے۔قصر دین جن بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔خزانہ روحانیت کی حفاظت جن مضبوط پہریداروں سے ہوتی ہے۔ان میں سے ایک زبردست بنیاد اور محکم ذریعہ روزہ ہے۔بعض روحانی امراض کا علاج صرف روزہ ہے۔انجیل میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ مسیحؑ کے شاگرد ایک جن (روحانی بیماری) کو دور نہ کر سکے مسیحؑ نے اسے دور کردیا۔انہوں نے پوچھا کہ یہ کام ہم کیوں نہ کر سکے؟۔ اس پر حضرت مسیحؑ نے فرمایا’’اما ھذا الجنس فلا یخرج الا بصلوٰۃ والصوم‘‘ کہ یہ قسم بیماری نماز اور روزہ کے بغیر دور نہیں کی جا سکتی۔(عربی انجیل متی ۱۷۔۲۱)روزہ ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ انسان محتاج اور فانی ہونے کے باوجود اپنے رب کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔وہ ہر دم کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کا محتاج ہے۔لیکن اپنے آقا کے حکم پر ایک مہینہ بھر کے لئے وہ کھانا پینا ترک کر دیتا ہے۔ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرتا ہے۔یہ ایک موثر مجاہدہ ہے اس سے انسان کی روح صیقل ہوجاتی ہے۔اور اس کے بدن میں روحانی کرنیں حلول کرتی ہیں۔درحقیقت تمثیلی زبان میں انسان عاشقانہ انداز میں اعلان کرتا ہے کہ اپنے محبوب آقا کی رضا کے لئے مجھے اپنی جان قربان کرنی بھی منظور ہے۔اور اپنی نسل کو اس راہ میں قربان کرنا بھی گوارہ ہے یہ خاموش اعلان اگر دل کی گہرائیوں سے ہوتو کتنا اثر انگیز اور کس قدر روح پرور ہے۔سچ مچ اس سے کشت ایمان لہلہانے لگتی ہے۔نخل روحانیت بار بر ہوجاتی ہے۔اور انسان اپنے آپ کو خدا کی گود میں پاتا ہے۔

از روئے قرآن۔

قرآن مجید نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرما کر مومنوں پر احسان فرمایا ہے۔اس نے ان کی خفتہ قوتوں کو بیدار کر دیا ہے۔اور انہیں عام حیوانی سطح سے اٹھا کر فضائے نور و روحانیت میں پہنچا دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ لیلۃ القدر کا تعلق رمضان مبارک سے ہے۔اور لیلۃ القدر وہ رات ہے جب قلب مومن خدا کا عرش بن رہا ہوتا ہے اور فرشتے اور جبرائیل اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔اور وہ انسان خدا سے شرف ہم کلامی حاصل کرتا ہے ایسی گھڑی کا میسر آنا یقیناً زندگی بھر سے بہتر ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :’’ **لیلۃ القدر خیر من الف شهر تنزل الملٰٓئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر** ‘‘اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔اور ہر رمضان المبارک اس کی زندگی کا موسم بہار ہے۔خوش قسمت ہیں وہ جو موسم بہار کے پھلوں اور پھولوں سے اپنے دامنوں کو بھر لیں اور سفر آخرت کے لئے بہتر زاد راہ حاصل کر لیں۔رمضان المبارک چمن روحانیت کے لئے موسم بہار ہے۔اس سے دلوں میں نور اور نیّات وعزائم میں تازگی پیدا ہوتی ہے،مومن کی رگ رگ میں زندگی دوڑ جاتی ہے۔مرجھائے ہوئے پودے ہرے ہو جاتے ہیں۔اور ٹنڈ منڈ درختوں میں پتے،شگوفے،پھول اور پھل نظر آتے ہیں۔خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۴۔۱۸۶)

ترجمہ۔اے مومنو! تمہارے متقی بننے کے لئے ہم نے تم پر اسی طرح چند مقررہ ایام کے روزے فرض کئے ہیں۔جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں بیماری اور سفر کے دوران چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرے۔جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو۔(دائم المریض وغیرہ)وہ ایک مریض کا کھانا بطور فدیہ دے دیں۔جو شخص نیکی کو شوق سے اور بڑھ چڑھ کر کرے گا۔تو یہ اس کے لئے بہت بہتر ہوگا۔اگر تم سمجھو کہ روزہ رکھنا تمہارے لئے مفید اور بابرکت ہے۔رمضان المبارک کے مہینے میں اس قرآن مجید کا نزول ہوا۔جو تمام جہانوں کے لئے احکام ہدایت پر مشتمل ہے۔اس میں ہدایت کے بیّنات بھی ہیں۔اور فیصلہ کن محکم دلائل بھی ہیں۔پس جو شخص اس مہینہ میں حاضر ہو،بیمار اور مسافر نہ ہو اُس پر اس کے روزے رکھنا فرض ہے۔ہاں تم میں سے جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے ایام میں تعداد پوری کرے۔اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سہولت چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔تا تم مقررہ تعداد پوری کرسکو اور اس ہدایت پر جو تمہیں اللہ نے دی ہے اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔تا تم اس کے شکرگزار بندے قرار پاؤ‘‘۔

از روئے حدیث۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں۔کہ شعبان کے آخری دن سور کونین محمد ﷺ نے خطبہ میں فرمایا:’’کل سے تم پر ایک عظیم القدر مہینہ چڑھ رہا ہے۔یہ بہت برکت والا مہینہ ہے۔اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے۔جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اِس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔اس کی راتوں میں تہجد کے لئے اٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔اس ماہ میں جو کوئی نفلی کام کرتا ہے۔اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرض کے ادا کرنے سے ملتا ہے۔اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔یہ صبر کا مہینہ ہے۔اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔جو شخص اس مہینہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کراتا ہے اسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔اور اس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے۔اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے‘‘(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۷۳ کتاب الصوم) اس خطبہ نبوی میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات کا ذکر موجود ہے۔اور نبی ﷺ نے تمام مسلمانوں کو جن پر روزہ فرض ہے۔روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔رمضان المبارک دعاؤں کی خصوصی قبولیت کا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے ذکر میں ہی فرمایا ہے۔اُجیبُ دعوۃ الداعِ اِذادعانِ۔ کہ میں دعا کرنے والوں کی دعاوں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔لیلۃ القدر رمضان المبارک کا خاص موقع ہے۔جبکہ انوار و برکات سماویہ کا خاص نزول ہوتا ہے اور دلوں پر رحمتوں کی غیر معمولی بارش ہوتی ہے۔رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ایک خاص عبادت ہے۔جبکہ مومن دس دن کے لئے خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور روز و شب مسجد میں ہی عبادت اور ذکر میں بسر کرتے ہیں۔روزہ اپنی ذات میں ہی ایک پُر کیف روحانی عبادت ہے۔اس پر رمضان المبارک کے روزوں کی غیر معمولی برکات تو نورٌ علیٰ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ہمیں چاہیئے کہ ان برکات سے حصہ کامل حاصل کریں۔

روزہ کے 20 بیس فوائد

☆ ۱۔تقوی جیسی نعمت عظمی حاصل ہوتی ہے۔☆ ۲۔اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۳۔امراض روحانی دور ہوتی ہیں۔جیسے گرسنگی سے جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔☆ ۴۔مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔☆ ۵۔عفت و پاک دامنی حاصل ہوتی ہے۔☆ ۶۔اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے۔☆ ۷۔تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۸۔نوافل پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۹۔علوم قرآنی کا انکشاف ہوتا ہے۔☆ ۱۰۔ترک اکل وشرب سے ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۱۔عقل انسانی کو نفس امارہ پر تسلط وغلبہ تامہ ہوتا ہے۔☆ ۱۲۔قوت ارادی بڑھتی ہے۔☆ ۱۳۔تہجد ونوافل پر مداومت حاصل ہوتی ہے☆ ۱۴۔صبح سویرے اٹھنے سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۵۔کھانا کھانے کے اوقات میں باقاعدگی سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔☆ ۱۶۔غرباء کی تکلیف کا احساس پیدا ہوکر ان سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔☆ ۱۷۔ترک لغویات کی توفیق ملتی ہے۔☆ ۱۸۔قبولیت دعا کے نظارہ ں سے زندہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔☆ ۱۹۔تعمیل ارشاد الٰہی سے سرور وانبساط پیدا ہوتا ہے۔☆ ۲۰۔جنت کا قرب اور اس میں نمایاں اور خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

دیوبند تا قادیان

مولوی واحد احمد صدیقی اپوروی، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

سند میں محررہ تاریخ کے مطابق 14 جون 1967ء خاکسار کی ولادت ہے اور صوبہ بہار ضلع مدھوبنی کا ''اپورہ'' نامی ایک گاؤں میرا مولد ہے۔ اس گاؤں میں ایک مدرسہ تھا میں نے ابتدائی بنیادی تعلیم اسی گاؤں میں حاصل کی۔ ابھی میں قرآن مجید ناظرہ اور اردو کی پہلی کتاب پڑھ رہا تھا اور اسباق بحسن خوبی یاد کر لیا کرتا جسکی وجہ سے اساتذہ مجھے ذہین و فطین سمجھتے تھے، مجھے درجہ اول میں بٹھا دیا گیا مجھے اس بات سے بیحد خوشی ہوئی مگر دو تین دن کے بعد مجھے پتہ چلا کہ اس کلاس میں بہت سی کتابیں ہیں میں کس طرح یاد کروں گا اور یہی بات میرے دل و دماغ پر نقش ہو گئی چنانچہ مجھے کوئی ایک سبق بھی نہ یاد ہوتا تھا جس کی وجہ سے اساتذہ زدو کوب کیا کرتے تھے اور یہی ایک وجہ تھی کہ میں نے پڑھائی چھوڑ دی اور مدرسہ جانا بالکل ترک کر دیا اور عرصہ دو سال تک میں کسی اسکول میں نہیں گیا اور بیکار دوستوں کے ہمراہ کھلیوں میں اور ادھر اُدھر سیر و سیاحت میں لگا رہتا تھا جسکی وجہ سے میری والدہ کبھی باندھ کر اور کبھی ہاتھ سے پکڑ کر مارا کرتی تھی۔

دو سال کے بعد میں نے اپنی والدہ کو کہا کہ میں پڑھنا چاہتا ہوں تو والدہ نے کہا کہ تو نہیں پڑھ سکتا میں نے کہا کہ میں اس مدرسہ میں نہیں پڑھوں گا لیکن باہر جا کر پڑھ لوں گا مگر گھر کا ایک فرد بھی اس پر راضی نہیں ہوا اور میں بھاگ کر گھر سے اعظم گڑھ آ گیا اور یہاں آ کر میں نے مدرسہ دارالسلام میں داخلہ لے لیا اور دو سالہ فارسی کا کورس مکمل کیا اور اس کے بعد میں نے دو سالہ عربی درجات کی کتابیں پڑھیں اور اس طرح میں نے دو سال میں عربی کا چار سالہ کورس مکمل کر لیا۔ اور اسی دوران ایک خواب دیکھا:

جب میں اعظم گڑھ یوپی میں زیر تعلیم تھا تو میں نے بلوغت کے سال اول میں ایک شب خواب دیکھا کہ پیشوا آگے آگے اور ایک جم غفیر پیچھے پیچھے راہ سفر طے کر رہے ہیں جو کہ لباس و پوشاک میں یکساں ہیں اور اپنے سروں پر دستار باندھے ہوئے ہیں ان میں سے بعض نے مجھے بتایا کہ یہ حضور ہیں ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ تو میں نیند سے جاگ گیا اور میں نے اپنے پہلو میں لیٹے ہوئے دوست کو جگایا اور یہ تمام حالات میں نے اس کے سامنے بیان کر دیئے تو اس نے بتایا کہ کوئی بات نہیں تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اور کچھ مت سوچو چنانچہ میں سو گیا۔

بعد ازاں میں ایشیاء کی عظیم ترین یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند آ گیا اور یہاں میں نے چار سالہ کورس مکمل کر لیا اور یہیں پر مجھے اپنے درسی ساتھیوں سے یہ نئی بات سننے کو ملی کہ صوبہ پنجاب میں ایک آدمی گزرا ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا میں یہ سن کر از بس متفکر ہو گیا اور دلی طور پر میں نے چاہا کہ اسے واضح طور پر سمجھوں۔ مجھے پتہ چلا کہ یہاں ہر ماہ کی آخری جمعرات کو رد قادیانیت کے نام سے جلسہ ہوا کرتا ہے اور طلبۂ جامعہ کو عدم اجرائے نبوت کی دلیلیں رٹائی جاتی ہیں لیکن میں ورطۂ حیرت میں رہا کہ جو باتیں میں نے کبھی نہیں سنیں یہاں سننے کو ملیں۔ ایک دن میں نے جلسہ میں دیکھا کہ قادیانی گروہ کا ایک طالب علم جس کا نام ابو الوفا تھا کھڑا ہوا اور اجرائے نبوت کی دلیل دیتے ہوئے اس نے دیوبندی گروہ کو ہکا بکا اور مبہوت کر دیا۔ اس روز کرسی صدارت پر میرے استاذ مولوی عبد الرحیم صاحب بستوی تشریف فرما تھے۔ جلسہ کے اختتام پر موصوف نے کہا کہ اگرچہ ابوالوفا نے دلائل کے اعتبار سے تمہیں چپ کرا دیا ہے پھر بھی یہ مقام حیرت نہیں کیونکہ حق کے مقابل باطل رسوا ہو کر رہے گا یا تم نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا ہے کہ سجدہ آدم کے وقت ابلیس نے کہا تھا کہ میں آتشی ہوں اور وہ خاکی، چنانچہ اس کا انجام تمہارے سامنے ہے کہ ابلیس ہمیشہ کیلئے مردود قرار پایا۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا کہ آٹھ سالہ کورس میں نے محض چھ سال میں مکمل کر لیا۔ جس وقت سے میں نے یہ باتیں سنیں انہیں دنوں سے میری دلی خواہش تھی کہ اگر کبھی بس یا ٹرین میں دوران سفر کوئی احمدی ملے گا تو اس سے اس بارے میں معلومات حاصل کروں گا مگر دوران سفر ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوا۔ مگر ہاں ایک دن ڈاکیہ آیا اور اس نے میرے ہاتھ میں ایک خط تھمایا۔

جب میں آخری کلاس کا طالب علم تھا تو ایک دن نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے فرستادہ چٹھی مجھے موصول ہوئی میں نے اسے کھولا اول تا آخر پڑھا پھر میں نے اسے جامعہ سے نکال دیئے جانے کے اندیشہ کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور چٹھی میں لکھا ہوا ایڈریس جو کہ صاف نہیں تھا مجھے یاد بھی نہیں رہا۔ بہر حال تحصیل علوم کے بعد میں نے دارالعلوم شاہ بہلول سہارنپور میں عرصہ چار سال تک درس و تدریس کا کام کیا پھر تقریباً چھ سال سے مظفر پور کے ایک مدرسہ میں مدرس تھا اور انہیں دنوں میں کسی ضرورت سے دیوبند آیا تھا ایک دن میں ایک طالب علم کے کمرے میں گیا تو مولوی محمد ادریس صاحب کے کتابچہ پر میری نظر پڑی میں نے اسے وہیں بیٹھ کر پڑھ لیا اور میں بخوبی جان گیا کہ اس میں تحریر شدہ امور تو مدعی نبوت کے اخلاق کو معیوب بناتے ہیں۔ وہاں بیٹھے بیٹھے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی فرشتہ نے میری گردن پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا کہ قادیان کیلئے رخت سفر باندھو اور حسب منشا وہاں جا کر مجہولات کا جائزہ لو چنانچہ صبح فردا میں قادیان کیلئے روانہ ہو گیا جبکہ مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ قادیان صوبہ پنجاب کے کس علاقے میں ہے۔

میں اگلے دن قادیان کیلئے روانہ ہو گیا اور جالندھر آیا۔ یہاں پر میں نے چند لوگوں سے قادیان کا ایڈریس معلوم کیا ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ قادیان سنگرور کے قریب ہے میں سنگرور کی بس میں بیٹھ گیا جب میں یہاں پہنچا تو پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہاں ایک گاؤں ہے جس کا نام کلیاں ہے میں اس سفر میں اکثر پریشان ہی رہا اور شام کے وقت مالیر کوٹلہ آ گیا اور یہیں میں نے رات گزاری اور دوسرے دن پھر میں جالندھر آیا آج بھی قادیان کا کوئی پتہ نہیں ملا تو شام کو میں احمد گڑھ آ گیا اور رات گزارنے کے بعد پھر تیسرے دن جالندھر گیا اور کلاتھ مرچنٹ میں جا کر یہاں بیٹھے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ قادیان کدھر ہے میں وہاں جانا چاہتا ہوں اور تین دن گزر گئے کوئی میری رہنمائی نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ خود بھی قادیان سے نابلد تھا مگر اس نے بتایا کہ میں کسی سے پوچھ کر بتاؤں گا آخر اس نے تھوڑی دیر کے بعد میری رہنمائی کی اور بیاس و بٹالہ ہوتے ہوئے نماز ظہر کے بعد میں قادیان آ گیا اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قیام کیا اور یہاں پر سب سے پہلے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب سے میرا تعارف ہوا اور موصوف نے اگلے دن مجھے چند کتابیں دیں۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر باری باری ان کتابوں کو پڑھتا رہا۔ ایک دن وفات مسیح کا مضمون پڑھ رہا تھا کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کردہ دلیل نظر کے سامنے آئی۔ یہی کہ جب فعل توفی کا فاعل خود اللہ تعالیٰ ہو تو موت کے سوا کوئی دوسرا معنی تصور نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی تحریر میرے دل و دماغ پر اثر انداز ہوئی چنانچہ میں ماہ ستمبر ۱۹۹۹ء میں قادیان پہنچا تھا اور ماہ نومبر میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات کے متعلق یہ الہام کتنا پیارا ہے جو کہ ایک ایرانی صاحب دل ملہم من اللہ کو حضور کی صحبت سے فیضیابی کیلئے ہوا تھا۔

''مقصود تو از قادیان حاصل می شود''

یعنی تیرا مقصود تجھے قادیان میں حاصل ہوگا۔

قادیان آنے کے اسباب و عوامل وہی شبینہ خواب، پوسٹ آفس کی چٹھی اور ماہانہ جلسے ہیں۔ اگر یہ اسباب و عوامل نہ ہوتے تو شاید میں کبھی قادیان نہ آتا۔ اور اب تو میں اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے نتیجہ میں احمدی مسلمان ہوں۔ ☆☆☆

بقیہ: وصایا

127 قیمت 5 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 10 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے محمود معلم سلسلہ العبد: فیروز خان گواہ: ٹی کے سلطان احمد

مسل نمبر 6096: میں پی احمد بشیر ولد پی عبد الکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.11.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین 96 سینٹ بمقام کرولائی نمبر 203/2 قیمت 3 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی ایچ صدیق العبد: پی احمد بشیر گواہ: ٹی کے محمود معلم سلسلہ

مسل نمبر 6097: میں کے محمود ولد براین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.6.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد۔ زمین 28 سینٹ مع مکان بمقام کرولائی سروے نمبر 126/16 قیمت پانچ لاکھ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے محمود العبد: کے محمود گواہ: ایم ٹی منور احمد

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر :6367 میں مبارک احمد ملکانہ ولد مسرور احمد ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ اتر پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش -/300 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: مبارک احمد ملکانہ گواہ: ایم ابوبکر

مسل نمبر :60071 میں شیخ حفیظ اللہ ولد شیخ باب اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.1 08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : زمین و مکان کل گیارہ ۱۱ ڈسمل ہے۔ جس میں سے میرا حصہ ساڑھے پانچ ڈسمل ہے جو کہ بٹوارہ ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1500 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فیروز خان العبد: شیخ حفیظ اللہ گواہ: سراج خان

مسل نمبر :6014 میں ایس سوجاد علی ولد ایس شمس الدین صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پدوپریم ڈاکخانہ پالکاڈ ضلع پالکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : فی الحال ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/2500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس ایم بشیر الدین العبد: ایس سجاد علی گواہ: امیر الدین

مسل نمبر 6034 : میں عبدالسلیمان ولد رحمٰن خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال تاریخ بیعت 18 اکتوبر 2003 ساکن پنڈرعاپانی ڈاکخانہ سوتی عرکلی ضلع رائے پور صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال کوئی نہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر افضل خان العبد: رحمٰن خان گواہ: فیروز احمد رفیق

مسل نمبر :6052 میں اے کے عمر فاروق ولد مکرم احمد کبیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع تروپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت -/4300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم شاہ جہاں العبد: اے کے عمر فاروق گواہ: کے نذیر احمد

مسل نمبر :6053 میں ہاجرہ زوجہ اے کے عمر فاروق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع تروپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ زیور طلائی بالیاں وغیرہ 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش -/500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے کے عمر فاروق الامۃ: ہاجرہ گواہ: ایم شاہ جہاں

مسل نمبر 6054: میں حفیظ احمد گجراتی ولد ولی محمد گجراتی صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.5.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/4586 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: حفیظ احمد گجراتی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 6080 : میں امتیاز احمد ولد شاہ محمد شکیل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.6.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن -/15600 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رضی احمد العبد: امتیاز احمد گواہ: شیخ اعجاز

مسل نمبر 6081: میں نوشادٹی حمزہ ولد ٹی حمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور پیدائش 25.5.76 پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ PO. Box 46806 ضلع ابوظہبی صوبہ عرب امارت بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: اس کوئی کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/2000 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا وسیم احمد بیگ العبد: نوشادٹی حمزہ گواہ: سی احمد علی

مسل نمبر 6082 : میں عبدالواحد بتیری ولد اے ممو ماسٹر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیکنیشن عمر 15.12.66 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O 21 ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: زمین رقبہ 20 سینٹ قیمت 7 لاکھ روپے۔ ایک عدد مکان بمقام تیسری منزل پوسٹ کمبڑا کیرالہ رقبہ 18 سینٹ قیمت 7 لاکھ روپے ۔ ایک عدد ٹکڑا زمین رقبہ 10 سینٹ مالیت 2 لاکھ روپے۔ ایک ٹکڑا زمین رقبہ 10 سینٹ مالیت 75 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/6500 درہم ابوظہبی ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین العبد: عبدالواحد بشیری گواہ: سی علی احمد

مسل نمبر 6083: میں یونس احمد ولد سراج احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O Box 2413 ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی

مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک ذاتی مکان باخور پورہ حیدرآباد۔ مالیت 12 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/4000 درہم ابوظہبی ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالواحد　　العبد: یونس احمد　　گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 6085: میں عارف احمد ولد محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سیلز ایگزیکٹو عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O Box. 7878 ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس کوئی کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از -/3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیع احمد سراج　　العبد: عارف احمد　　گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 6086: میں سی ایچ احمد رشید ولد وی پی عبدالحی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O Box 245 ضلع ابوظہبی صوبہ U.A.E بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد مکان، رقبہ 40 سینٹ مالی 25 لاکھ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 10400 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین　　العبد: سی ایچ احمد رشید　　گواہ: وسیع احمد سیراج

مسل نمبر 6087: میں شریف محمد ملکی ولد ایم ای محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.o Box. 46554 ضلع ابوظہبی صوبہ U.A.E بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 21.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/14500 درہم ابوظہبی ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعمان ظفر احمد　　العبد: شریف محمد ملکی　　گواہ: کے سی شمس الدین

مسل نمبر: 6088 میں وی جے نظیر احمد ولد جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ اکاؤنٹینٹ عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن مرکرہ ڈاکخانہ جی کے پی منزل۔ مرکرہ ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 26 مئی 2008ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین 11 سینٹ بمقام کٹرلائی قیمت چھ لاکھ روپے۔ زمین 14 سینٹ بمقام کٹرلائی قیمت دو لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3200 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اصغر علی　　العبد: نظیر احمد　　گواہ: وسیع احمد سراج

مسل نمبر 6089: میں نبیلہ اصغر زوجہ نذیر وی جے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ nil عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ آر ایس پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ یکم جنوری 2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: تین عدد ہار 60 گرام، کنگن تین عدد 40 گرام۔ انگوٹی ایک عدد 8 گرام۔ کوئن ایک عدد 8 گرام۔ بڑا ہار ایک عدد 24 گرام۔ کل وزن 140 گرام قیمت 175000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اصغر علی سی　　الامتہ: نبیلہ اصغر　　گواہ: نذیر وی جے

مسل نمبر 6090: میں شکیلہ ناصر زوجہ سی ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O Box 46971 ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 26.5.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ طلائی زیورات 1184 گرام جن کی مالیت 118400 درہم ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 100 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سی ناصر احمد　　الامتہ: شکیلہ نام　　گواہ: وسیع احمد

مسل نمبر 6091: میں فرح ایاز احمد ولد ایاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.O Box. 261011 ضلع دبئ صوبہ U.A.E بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ طلائی زیورات کل وزن 405 قیمت -/40500 درہم ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین کے سی　　الامۃ: فرخ ایاز احمد　　گواہ: وسیع احمد سیراج

مسل نمبر 6092: میں نصرت جہاں زوجہ کے سی شمس الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن P.oBox 46971 ڈاکخانہ ابوظہبی ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک ذاتی مکان ایریا 14 سینٹ مالیت 35 لاکھ روپے۔ واقع H.No. 130, Kannur, Angukandi Dew Drop Kerala زیورات 418.6 گرام مالیت -/41860 درہم۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 100 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین کے سی　　الامتہ: نصرت جہاں　　گواہ: وسیع احمد سیراج

مسل نمبر 6093: میں سیدہ عائشہ شیرین زوجہ یونس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی ڈاکخانہ P.o Box: 2413 ضلع ابوظہبی صوبہ UAE بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیورات جن کا وزن 339.3 گرام مالیت -/33930 درہم۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: وسیع احمد سراج　　الامتہ: سیدہ عائشہ شیرین　　گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 6094: میں فروز خان ولد محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 20.11.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد۔ زمین 17 سینٹ بمقام منی مرلی سروے نمبر

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 4 August 2011 Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

مہمان اور میزبان ایک دوسرے کے حق ادا کریں گے تو ایک دوسرے کو پریشانی میں ڈالنے کا باعث نہ ہوں گے

میزبان اور مہمان دونوں کا بہترین رویہ خوبصورت ماحول پیدا کرتا ہے

آج کل کے دور میں مخالفین اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ لہٰذا انفرادی اور اجتماعی دعائیں ان مخالفین کا توڑ ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 جولائی 2011 بمقام لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ جمعہ میں نے میزبانوں اور کارکنوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی عزت واحترام سے مہمان نوازی کرنا ایک حقیقی مومن کا وصف ہے اور جلسہ کے ان دنوں میں ہر کارکن کے عمل اور رویئے سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا: آج مہمانوں کی ذمہ داریاں اور حقیقی مہمان کیسا ہونا چاہیئے اس کا کچھ ذکر ہوگا۔ اسی طرح جلسہ کے متعلق بعض انتظامی ہدایات کی یاد دہانی کروائی جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا گذشتہ دنوں میں نے بتایا تھا کہ ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے اور عمومی مہمان نوازی تین دن رات حدیث سے ثابت ہے۔ یہاں تین دن رات کہہ کر مہمانوں کو بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اپنی حدود کا خیال رکھیں۔ حدود سے زیادہ ہونے پر بعض اوقات میزبانوں کی طبیعت میں بے چینی بھی پائی جاسکتی ہے۔ اس طرح حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ جائز نہیں کہ مہمان اتنا عرصہ میزبان کے پاس رہے کہ اس کو تکلیف میں ڈال دے۔ جماعتی نظام میں بھی اس صورت میں بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں بے شک مہمان نوازی عزت وتکریم پیدا کرنے کا موجب ہے مگر اس میں زیادتی ہونے سے میزبان کیلئے پریشانی ممکن ہے۔ حضور انور نے فرمایا یورپ سے باہر کے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اگر زیادہ ٹھہرنا ہے تو پھر اپنا الگ بندوبست کریں۔ یہ اسلام کا ہی خاصہ ہے کہ اس نے ہر ایک چیز کی تفصیل بیان فرمائی ہے پس حقیقی مومن کا فرض ہے کہ ان کی پاس داری کرے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے پیار و محبت کا رشتہ قائم رہتا ہے اور یہ امر جلسہ کے مقاصد میں سے ہے۔ حضور انور نے فرمایا بعض لوگ چند دن ٹھہرنے کا وعدہ کرتے ہیں مگر عملاً کئی کئی مہینے ٹھہرتے ہیں ان سے بعض دفعہ جماعتی پروگرام کیلئے جگہ کی تنگی ہوتی ہے۔ پس آنے والے مہمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے عہدوں کا پاس کریں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مہمان کی تین دن رات مہمانی کا حق بیان فرمایا ہے۔

اسی طرح اگر مہمان اور میزبان ایک دوسرے کے حق ادا کریں گے تو ایک دوسرے کو پریشانی میں ڈالنے کا باعث نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت میں 99.99 فیصد لوگ بات سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں چند ایک لوگ ہٹ دھرمی کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی جماعت کی اطاعت کرنی چاہیئے اور جماعت کے حسن کو نکھارنا چاہیئے ان چند لوگوں کو جو نصائح کی جاتی ہیں وہ بھی فائدہ مند ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے صحابہ کو نصیحت کی تھی وہ ایک آدمی کو دیکھ کر کی تھی نہ کہ مجموعی طور پر سب کو دیکھ کر بیان کی تھی۔ اس لئے یہ خیال درست نہیں کہ چند ایک کی خاطر اتنی نصائح کیوں کی جائیں۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ ؓ کو مستقل نصائح فرماتے تھے تاکہ انکی نیکی کے معیار کم نہ ہو جائیں۔ پھر اس لئے بھی نصائح ہوتی تھیں کہ نئے آنے والوں کی نیکیوں کے معیار بلند ہو جائیں۔ پس مومنین کی ایک جماعت میں جب نصائح کی جارہی ہوں تو کسی کو شرمندہ کرنے کیلئے نہیں ہوتیں بلکہ ان کی نیکیوں کے معیار بلند کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان کی عزت اور جذبات کا خیال رکھیں انہیں جو چاہیں دال روٹی وغیرہ کھلائیں مگر عزت کے ساتھ کھلائیں۔ میزبان اور مہمان دونوں کا بہترین رویہ خوبصورت ماحول پیدا کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جلسہ کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ہے۔ اس لئے جلسہ میں شامل ہونے والے کارکنان اور مہمان اپنی نمازوں اور نوافل کی طرف توجہ دیں کہ اس میں ہمارے مسائل کا حل ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی نمازوں کا حال کیا تھا اس پر غور کریں۔ حضرت عطا محمد صاحب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی یہ برکت تھی کہ باوجود اس کے کہ میں بچہ تھا مگر نماز میں کھڑے ہوتے ہی آنسو جاری ہوجاتے تھے اور آخر نماز تک یہی کیفیت ہوتی تھی۔ آج کل کے دور میں مخالفین اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ لہٰذا انفرادی اور اجتماعی دعائیں ان مخالفین کا توڑ ہیں۔ پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ میں لمبے عرصہ کے بعد لوگ ملتے ہیں۔ یہ لوگ جلسہ کی کاروائی کے بعد بے شک ملیں مگر ان ملاقاتوں میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی باتیں ہوں۔ جو پیارے گزر چکے ہیں ان کی نیکیوں کا ذکر ہو۔ یہ جلسہ دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ شاملین کو اخلاقی، علمی وروحانی حالت میں ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خواتین کو مناسب اور ڈھکے ہوئے لباس پہننے چاہئیں۔ اسی طرح مرد وعورتوں کو غض بصر سے کام لینا چاہیئے۔

حضور انور نے انتظامی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ سکیورٹی کے انتظام کی سختی کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ سکینر سے گذرنا اور سامان چیک کرانا خود آپ کو کرنا چاہیئے۔ چیک کرنے والوں کا بھی فرض ہے کہ جتنی جلد احتیاط کے ساتھ ہو سکے چیک کریں تاکہ جلسہ بروقت شروع ہو۔ کسی بھی ڈیوٹی کو معمولی نہ سمجھیں تمام شاملین جلسہ اپنے ماحول کی نگرانی کریں ۔تقریروں کے دوران ضرورت سے زیادہ نعرے نہ لگائیں۔ جب انتظامیہ کی طرف سے نعرے لگائے جائیں تو پرجوش جواب دیں۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ گندگی کو ڈسٹ بن میں ڈالیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں پہلے آنے والے آگے بیٹھیں خصوصاً ان دنوں اپنے ماحول کو اپنی دعاؤں سے معطر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی خصوصی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تازیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان